

# النُّورُ وَالنَّبِيُّهَا وَسُلَّتِكُمُ الْأَوْلِيَاءُ (٥١٣٧)

تصنيف

سراج السالكين سيد شاه ابوالحسين احمد نور محمد سر

ترجمه و تقديم

علامه ڈاکٹر ساجد شہسراہی

پنی، ایچ، ڈی (علیگ)

عربی کتاب گھر

۲۲-۶-۲۳۳۰ منڈی میر عالم، پتھر گئی، حیدرآباد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# النور والبهاسانید الحدیث وسلاسل الاولیا ۱۳۰۷ھ

تصنیف

سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ

ترجمہ و تقدیم

علامہ ڈاکٹر ساحل شہسرامی

پی ایچ ڈی (علیگ)

سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام

## © ساحل

نام کتاب: ..... النور والبهالاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء ۱۳۰۷ھ  
مصنف: ..... سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ  
ترجمہ و تقدیم: ..... علامہ ساحل شہسرامی (علیگ)  
کمپوزنگ: ..... آفتاب احمد، کلاسک کمپیوٹر، چیمپین مارکٹ، علی گڑھ  
سن اشاعت: ..... ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء  
زیر اہتمام: ..... سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام  
ناشر: ..... عرشی کتاب گھر، حیدر آباد  
صفحات: ..... ۸۰  
تعداد: ..... ۱۱۰۰  
قیمت: ..... ۳۰ روپے

## ملنے کے پتے

- ادبی دنیا: ۳۹۹، نیامحل، جامع مسجد، دہلی-6
- سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز: شہسرام
- رضا اکیڈمی: محلہ منڈی کشور خاں، شہسرام
- رضوی بک ڈپو: محلہ مدار دروازہ، شہسرام-821115
- فاروقیہ بک ڈپو: C-425، نیامحل، جامع مسجد، دہلی-6
- رکتب خانہ امجدیہ: نیامحل، جامع مسجد، دہلی-6
- مجمع الاسلامی: ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ

# شرف انتساب

سرکار نور کے سب سے چہیتے و خلیفہ  
حضرت مفتی اعظم شاہ مصطفیٰ رضا نوری قدس سرہ  
کی بارگاہِ قدس میں نذر گدایانہ  
انہیں کے اس دعائیہ شعر کے ساتھ

فقط نسبت کا جیسا ہوں، حقیقی نوری ہو جاؤں  
مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے، میاں نوری میاں تم ہو

گدائے نوری

ساحل



# فہرست مضامین

۷	پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی	تقریظ	۱
۹	ساحل شہسرای	تقدیم	۲
۱۷	ساحل شہسرای - ایک تعارف	☆	

## پہلا باب

۲۴	قرآن حکیم، حدیث اور اس کے متعلقات کی سندیں	۳
۲۵	قرآن حکیم کی سند اجازت	۴
۲۷	صحیح البخاری کی سند	۵
۲۸	مسللات اور سماعت کی سندیں	۶
۳۲	صحیح مسلم کی سند	۷
۳۳	موطا امام مالک کی سند	۸
۳۳	جامع ترمذی کی سند	۹
۳۴	سنن نسائی کی سند	۱۰
۳۴	حصن حصین کی سند	۱۱
۳۵	دلائل الخیرات کی سند	۱۲
۳۶	رسائل شاہ ولی اللہ کی سند	۱۳
۳۶	چالیس اسمائے گرامی کی حدیث	۱۴
۳۸	حرز یمانی کی سند	۱۵

۱۶. حزب البحر کی سند ۳۹

### دوسرا باب

۱۷. مسلسلات مصنفات اور بعض نوادرات ۴۱

۱۸. حدیث مسلسل، بالاولیۃ ۴۲

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۴۲

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۴۲

۱۹. حدیث مسلسل بالاضافہ ۴۹

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۴۹

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۵۱

۲۰. حدیث مسلسل بالمصافحہ ۵۳

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۵۳

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی سند ۵۳

۲۱. چار مصافحے ۵۶

۲۲. مصافحہ جتیبہ کی پہلی سند ۵۷

۲۳. مصافحہ جتیبہ کی دوسری بہت عالی سند ۵۷

۲۴. مصافحہ خضریہ کی سند ۵۸

۲۵. مصافحہ معمریہ کی سند ۵۹

۲۶. مصافحہ منامیہ کی سند ۵۹

۲۷. سند تسبیح ۶۰

### تیسرا باب

۲۸. سلاسل طریقت ۶۳



۲۹. قادری سلسلے ۶۴
- ☆ سلسلہ قادریہ جدیدہ ۶۴
- ☆ سلسلہ قادریہ قدیمہ ۶۶
- ☆ سلسلہ قادریہ رزاقیہ دو طریقوں سے ۶۷
- ☆ سلسلہ قادریہ منوریہ معمریہ ۶۸
۳۰. چشتی سلسلے ۶۹
- ☆ سلسلہ چشتیہ قدیمہ ۶۹
- ☆ سلسلہ چشتیہ جدیدہ ۷۱
۳۱. سہروردی سلسلے ۷۲
- ☆ سلسلہ سہروردی قدیمہ ۷۲
- ☆ سلسلہ سہروردی جدید ۷۳
۳۲. نقشبندی سلسلے ۷۳
- ☆ سلسلہ نقشبندیہ علویہ ۷۳
- ☆ سلسلہ نقشبندیہ صدیقیہ ۷۴
۳۳. سلسلہ بدیعہ ۷۵
۳۴. سلسلہ علویہ منامیہ ۷۶

## تقریظ

### امین ملت

پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی، علی گڑھ  
سرکار نور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قدس سرہ  
خاندان برکات میں امتیازی شان کے بزرگ تھے۔ حضرت شاہ بوعلی قلندر پانی پتی  
قدس سرہ نے خانوادہ برکات میں جن سات اقطاب کی بشارت دی تھی، میاں  
صاحب ان میں سے ایک تھے۔ آپ کے جد امجد خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی  
قدس سرہ نے بنفس نفیس آپ کی تربیت فرمائی۔ جب میاں صاحب کی عمر مبارک  
سات سال تھی، جہی سے ریاضتوں کے سلسلے شروع کرادئے تھے۔ حضرت خاتم  
الاکابر فرمایا کرتے:

”انہیں عیش و آرام سے کیا کام۔ یہ کچھ اور ہیں اور انہیں کچھ اور ہونا ہے“

اپنے زمانے کے جید علمائے کرام سے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی، ریاضت  
و سلوک کی ساری منزلیں جد امجد حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ نے طے کرائیں۔  
حضرت میاں صاحب نے جیسا مجاہدہ کیا، وہ اپنی مثال آپ تھا۔ آپ نے صلوة  
معکوس کا مدتوں عمل رکھا جو کونوئیں میں سر کے بل لٹک کر پڑھی جاتی ہے۔ علم جفر، علم  
تکسیر اور علم دعوت میں آپ کو ید طولیٰ حاصل حاصل تھا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا  
قادری برکاتی قدس سرہ نے ان علوم میں آپ سے استفادہ کیا ہے۔

سرکار نور سید شاہ ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب قدس سرہ نے



کثیر تعداد میں کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ شعر و سخن سے بھی ذوق تھا تخیل نوری کے نام سے آپ کا مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے۔ اس فقیر برکاتی نے ۱۹۸۶ میں حضرت میاں صاحب کی تصوف میں بے مثل فارسی تصنیف ”سراج العوارف فی الوصایا والمعارف“ کا اردو ترجمہ کیا تھا جو متعدد بار شائع ہوا۔ میری گزارش پر حضرت میاں صاحب کی دستاویزی عربی تصنیف ”النور والہبہاء“ کا اردو ترجمہ عزیز م مولانا ارشاد احمد رضوی ساحل شہسرامی [علیگ] نے کیا اور خوب کیا۔ خانقاہ برکاتیہ میں پہلے خلافت نامے اسی کتاب مستطاب کی پشت پر لکھ کر دئے جاتے تھے۔

اس مبارک کتاب میں حضرت میاں صاحب نے قرآن حکیم، صحاح ستہ، مصنفات و سلسلات، حرز یمانی، دلائل الخیرات، حصن حصین وغیرہ فنون اور کتب کی حاصل شدہ اسناد و اجازات اور تیرہ سلاسل طریقت کی تفصیلات درج فرمائی ہیں جن کی اجازتیں انہیں حاصل تھیں۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ نے اس کتاب پر کہیں کہیں وضاحتی حاشیے تحریر فرمائے ہیں۔ مولانا ارشاد صاحب نے کتاب اور حواشی کا شاندار رواں دواں اسلوب میں ترجمہ کیا ہے اور خود بھی چند جگہوں پر وضاحتی نوٹس کا اضافہ کیا ہے۔

مولیٰ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ مترجم کی یہ کاوش دربار الہی میں مقبول ہو اور ان کے لیے ذخیرہ آخرت اور ترقی درجات کا سامان بنے آمین بجاہ النبی الامین علیہ اکرام الصلوٰۃ و افضل التسلیم۔

فقیر برکاتی

سید محمد امین قادری برکاتی

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ، ضلع ایبٹہ۔ یوپی

## تقدیم

### سائل شہسرامی (علیگ)

سراج العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ گرامی اسلاف کے کمالاتی آئینہ تھے۔ بہت شفاف، صاف ستھرا اور چمکتا دمکتا آئینہ۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۹ شوال المکرم ۱۲۵۵ھ / ۲۶ دسمبر ۱۸۳۹ء بروز پنجشنبہ ہوئی۔ تاریخی نام مظہر علی اور عرفیت میاں صاحب تھی۔ آپ کے والد ماجد سید شاہ ظہور حسن قدس سرہ، حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

- (۱) سید ابوالحسین احمد نوری ابن (۲) سید ظہور حسن ابن (۳) سید شاہ آل رسول ابن (۴) سید شاہ آل برکات ستھرے میاں ابن (۵) سید شاہ حمزہ ابن (۶) سید شاہ آل محمد ابن (۷) سید شاہ برکت اللہ ابن (۸) سید شاہ اولیس ابن (۹) سید شاہ عبد الجلیل ابن (۱۰) سید میر عبد الواحد بلگرامی ابن (۱۱) سید ابراہیم ابن (۱۲) سید قطب الدین ابن (۱۳) سید ماہ روا ابن (۱۴) سید بڈھ ابن (۱۵) سید کمال ابن (۱۶) سید قاسم ابن (۱۷) سید حسن ابن (۱۸) سید نصیر ابن (۱۹) سید حسین ابن (۲۰) سید عمر ابن (۲۱) سید محمد صغریٰ ابن (۲۲) سید علی ابن (۲۳) سید حسین ابن (۲۴) سید ابو الفرح ثانی ابن (۲۵) سید ابو فراس ابن (۲۶) سید ابو الفرح واسطی ابن (۲۷) سید داؤد ابن (۲۸) سید حسین ابن (۲۹) سید یحییٰ ابن (۳۰) سید زید ثالث ابن (۳۱) سید عمر ابن (۳۲) سید زید ثانی ابن (۳۳) سید علی عراقی ابن



(۳۴) سید حسین ابن (۳۵) سید علی ابن (۳۶) سید محمد ابن (۳۷) سید عیسیٰ ملقب بہ موتم الاشبال ابن (۳۸) سید امام زید شہید ابن (۳۹) امام زین العابدین ابن (۴۰) امام حسین شہید کربلا ابن (۴۱) امام علی مرتضیٰ زوج (۴۲) سیدۃ النساء، بتول زہرا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بنت (۴۳) سید العالمین، خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

سرکار نور کی ابتدائی تعلیم خاندانی مکتب میں ہوئی پھر اکابر خاندان خصوصاً حضور خاتم الاکابر کے زیر تربیت رہے اور دیگر کثیر اساتذہ سے بھی ظاہری علوم میں استفادہ فرمایا۔

مخدوم گرامی سید شاہ آل رسول حنین میاں نظمی تحریر فرماتے ہیں:

”سرکار نور کا سن شریف ڈھائی سال کا تھا کہ حضور کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا اور آپ کی پرورش و کفالت دادی حضور بی بی صاحبہ ثار فاطمہ اور دادا حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ نے اپنے ذمے لے لی۔ صرف ایک یہی ذات نوری تھی جن کی تربیت و تکمیل کا اہتمام خاتم الاکابر قدس سرہ نے خود برداشت فرمایا تھا۔ جگر کے ٹکڑے کو ہر وقت پیش نظر رکھتے۔ شب و روز باتوں باتوں میں تعلیم و تلقین فرماتے۔ میاں صاحب کا گیارہواں سال تھا کہ والد ماجد شاہ ظہور حسن نے ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۶ھ کو دھاری (کاٹھیاواڑ) میں انتقال فرمایا۔ اس وقت جد مکرم حضور خاتم الاکابر قدس سرہ نے مجاہدات سلوک و ریاضات طریقت شروع کرادیں۔ حضور خاتم الاکابر فرماتے:

ان کو عیش و آرام سے کیا کام، یہ کچھ اور ہیں اور ان کو کچھ اور ہونا ہے۔ یہ سات اقطاب میں سے ایک قطب ہیں، جن کی بشارت حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ نے دی ہے اور یہی اس سلسلہ بشارت کے خاتم ہیں۔



خود سرکار نور قدس سرہ، کی فطری قابلیت قابل ستائش تھی کہ ہر بات سے ایک عمدہ نتیجہ اخذ فرماتے خصوصاً اپنے جد اکرم پیر و مرشد قدس سرہ کے عادات و اقوال میں نہایت غور فرماتے اور اشارات میں ہدایات کا سبق حاصل فرماتے۔ نہ سرکار نور کے سوال و طلب و تعطش میں کمی ہوتی تھی، نہ خاتم الاکابر تعلیم و تربیت میں توقف فرماتے تھے۔ (مقدمہ سرانہ العوارف ص ۷-۸)

باطنی علوم میں اپنے جد امجد حضور خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ کے منت کش رہے۔ آپ کے علاوہ سید شاہ غلام محی الدین، مفتی سید عین الحق بلگرامی، شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ، مولانا احمد حسن مراد آبادی اور حافظ شاہ علی حسن مراد آبادی سے اور اوداؤ کار و غیرہ کی اجازتیں حاصل تھیں۔

ان بزرگوں کے علاوہ بہت عالی بارگاہوں کا اویسی فیضان بھی آپ کو حاصل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم سے آپ پر خصوصی نوازشات رہیں۔ بارہا خواب میں زیارت کی دولت نصیب ہوئی اور مصافحہ و معانقہ، ہم دست بیعت اور آغوش نبوت میں جا بیٹھنے کی اعلیٰ سعادتیں بھی حاصل ہوئیں۔ رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبتوں بھری گرانمایہ نوازشات کے ساتھ ساتھ سیدنا موسیٰ علیہ السلام، سیدنا سلیمان علیہ السلام، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، سید الشہداء سیدنا امام حسین، غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، سیدنا ذوالنون مصری، سیدنا خواجہ عثمان ہارونی، سلطان الہند خواجہ خواجگان سیدنا معین الدین چشتی سخری اجمیری اور جملہ خاندانی اکابر سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی سے لے کر ابوالفضل شمس الدین سیدنا آل احمد اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین تک سبھی بزرگوں کی روحانی عنایات سے شاد کام رہے۔ ان اعلیٰ نوازشات کی بدولت آپ کی ذات کریم، کمالات و محاسن کا شاداب گلستاں اور خصائص و امتیازات کی کان بدخشاں بن کر ابھری۔



مخدوم گرامی سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی دامت برکاتہم  
القدسیہ سرکار نور کی جامعیت پہ روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت جلیل البرکت، نور العارفین، سلالۃ الواصلین، جدنا الامجد حضور پر  
نور مولانا مولوی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه  
عنا، خاندان برکاتیہ مارہرویہ کے لئے رب تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت  
تھے۔ استغنا میں حضور صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا رنگ، تربیت  
و سلوک میں استاذ المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ کی شان، معلومات و وسعت نظر  
میں حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ کا پرتو، ایثار و عطا اور حاجت روائی  
مخلوق میں حضرت برکات ثانی سیدنا شاہ حقانی قدس سرہ کا انداز، تصرف و حکومت میں  
حضور شمس العارفین سیدنا شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہ کی یادگار،  
مہمان نوازی اور سخاوت میں حضور سیدنا شاہ آل برکات سحرے میاں صاحب قدس  
سرہ کا نمونہ، ستر حال و اخفاء کمال و اتباع سنت و اجتناب بدعت میں حضور خاتم الاکابر  
سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہ کے خلف الصدق، غرض ذات والا عجب مجموعہ کمالات  
تھی“ (سراج العوارف، ص ۷)

علوم و فنون کی تعلیم، مریدین و فقرا کی تربیت، اور ادو وظائف کی پابندی،  
تلاوت قرآن حکیم سے شغف، حاجت روائی خلق اور بوقت ضرورت کتب و رسائل کی  
تالیف نے آپ کے اوقات حیات کا احاطہ کر رکھا تھا۔ طبیعت سادہ اور مرنجاں مرنج  
پائی تھی۔ ظرافت، کشادہ روئی اور خندہ دلی آپ کے اوصاف کا غازہ تھی، دل شکنی سے  
مکمل احتراز تھا۔ سخاوت میں بزرگوں کی شان پائی تھی، کوئی سائل در سے خالی ہاتھ نہ  
لوٹتا۔ آپ دوسروں کو بھی سخاوت کی تلقین کرتے۔ ارشاد گرامی تھا:

”بخیل کی صحبت سے بچنا چاہئے اور ان سے بچنے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ان  
سے کوئی مالی فرمائش کر دی جائے، وہ خود دوبارہ قریب نہ پھٹکیں گے۔“



آپ کے دربار میں غربا و فقرا کا ازدحام رہتا۔ غریبوں سے آپ کو خاص انس تھا، اسی لئے انہیں ہر معاملے میں امیروں پر ترجیح دیتے۔

- (۱) العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنیہ المصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثنا) (عقائد)
- (۲) سوال و جواب (رد تفضیلیہ) (۳) اشتہار نوری (رد ندوہ) (۴) تحقیق التراویح (رد غیر مقلدین) (۵) دلیل الیقین من کلمات العارفین (رد تفضیلیہ) (۶) عقیدہ اہل سنت نسبت محاربین جمل و صفین و نہروان (رد خوارج) (۷) لطائف طریقت کشف القبور (تصوف) (۸) النور والہماہ لاسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء (عربی)
- (۹) سراج العوارف فی الوصایا و المعارف (تصوف / فارسی) (۱۰) الجفر (۱۱) النجوم (۱۲) تخیل نوری (دیوان شعر) (۱۳) صلوة غوثیہ (۱۴) صلوة معینیہ (۱۵) مجموعہ اسمائے عالیہ (۱۶) صلوة نقشبندیہ (۱۷) صلوة صابریہ (۱۸) صلوة ابوالعلائیہ (۱۹) صلوة مداریہ (۲۰) الصلوة المرضیہ للفقراء المارہرویہ (۲۱) صلوة الاقرباء (۲۲) اسرار کابر برکاتیہ (۲۳) مجموعہ ہائے اعمال و اشغال، سرکار نوری گرامی تصانیف ہیں جو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت معرض تحریر میں آئیں ورنہ سرکار نوری کو تصنیف سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔

سرکار نوری کے علمی اور روحانی مراتب بہت بلند تھے۔ آپ کے اوراق حیات اور گرامی تصانیف اس بات کی بہترین شاہد ہیں۔ عربی، فارسی، اردو، ہندی زبانوں پہ مکمل دسترس تھی۔ کتاب و سنت اور ان سے متعلقہ علوم پہ گہری نگاہ تھی۔ نادر علوم جیسے علم جفر، نجوم، تفسیر اور ریاضی میں کمال تھا۔ امام احمد رضا جیسے عبقری نے ان علوم میں آپ سے استفادہ کیا ہے۔ شعر و سخن سے بھی تعلق خاطر تھا، اس لئے بڑے بلند پایہ اشعار آپ نے کہے ہیں۔ آپ کے مجموعہء کلام ”تخیل نوری“ میں عربی، فارسی کے ایسے عمدہ اشعار ملتے ہیں کہ اہل زبان ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اردو اور ہندی زبانیں تو آپ کی جاگیر ٹھہریں، ان کے استعمال کی دلکشی کا کیا پوچھنا۔ تینوں زبان کے چند

اشعار دیکھیں، کیسی شستہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ سرکار نور فرماتے ہیں:

صالت علی نواب لو انھا  
صالت علی الافلاک صرن اراضیا  
جالت الی نوازل لو انھا  
جالت الی العمران صرن بوادیا  
فارحم عبیدک یارحیم و جدلہ  
فضلاً بان یلقاک فی الغد ارضیا

دائماً شورش دل مخفی و پنہاں کردم  
فرقت گرچہ زمن تاب و تو اں بردو لے  
پار ہائے جگرم رفت بہ سیلاب سرشک  
نور جانے دگرے یافتم از رحمت او  
ملک رادل بہ تمنائے تو ویراں کردم  
شکر للہ کہ جاں را بتو قرباں کردم  
چومن از دیدہ دل بارش باراں کردم  
جان خوش را چو نثار شہ جیلاں کردم

جور دشمن کی نہ تو فریاد کر  
دل شکستوں کو دکھا اپنا جمال  
بس معاف اے عشق جی گھبرا گیا  
اک نظر گلشن دکھا لا پھر ہمیں  
اے جمالِ عارضِ تابانِ یار  
اے دل مضطر خدا کو یاد کر  
کچھ تو ٹوٹے حال میں امداد کر  
اپنا بندہ جان کر آزاد کر  
اس قدر تکلیف اے صیاد کر  
نور کا دل نور سے آباد کر

”النور والہیاء لاسائلین الحدیث و سلاسل الاولیاء“ (۱۳۰۷ھ) قرآن حکیم،

حدیث پاک، اوراد و اذکار اور سلاسل طریقت کی سندوں کا مجموعہ ہے۔ یہ گرانمایہ سرمائے کن رجال اسلام کے توسط سے آپ تک پہنچے، ان کی تفصیل اس میں ملتی ہے۔ اس موضوع پر دیگر بزرگوں نے بھی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتب مسلسلات کی سند اجازت خود اسی کتاب میں موجود ہے۔ اس نوری تصنیف میں بخاری شریف، مسلم شریف، موطا امام مالک، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، حصن حصین، دلائل الخیرات، اسماء اربعینہ، حرز یمانی، حزب



البحر، حدیث مسلسل بالاولیۃ، حدیث مسلسل بالااضافۃ، حدیث مسلسل بالمصافحہ، مصافحہ جدیہ، مصافحہ خضریہ، مصافحہ معمریہ، مصافحہ منامیہ، تسبیح زہراء، رسائل ولی اللہ اور سلاسل طریقت، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، بدیعہ، علویہ منامیہ کی اجازتیں اور سندیں یکجا کر دی گئی ہیں۔

خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں دو کتابیں معمول بہار ہتی ہیں۔ سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کی سبع سنابل شریف ایمان اور عمل کے لئے معیار کی حیثیت رکھتی ہے اور سرکار نور کی النور والہام خلافت نامے کی سند کی حیثیت سے متعارف ہے۔ پہلے اسی کتاب کی پشت یا سرورق پر خلافت نامے لکھ کر دیئے جاتے تھے۔ خود میرے سامنے اس کے دو نسخے ہیں۔ پہلے کے سرورق پر سرکار نور کے دست مبارک سے حضرت مولانا خلیل احمد خاں برکاتی مارہروی علیہ الرحمہ کی سند خلافت تحریر ہے اور دوسرے نسخے کے اخیر میں سرکار مفتی اعظم کا حضرت فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے نام خلافت نامہ تحریر ہے۔ چونکہ یہ کتاب عربی زبان میں تھی، اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر صاحب سجادہ مخدوم گرامی امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ نے احقر کو حکم دیا کہ تم اس کا ترجمہ کر دو۔ میں نے اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اس گرامی حکم کی تعمیل کی جانب توجہ کی۔ بفضلہ تعالیٰ سرکار نور کی روحانی توجہات کی بدولت چند دنوں میں یہ ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ میں نے ترجمے میں معتدل راہ اختیار کی ہے۔ نہ مکمل لفظوں کی گرفت میں رہا اور نہ مطلق آزاد۔ ”حدثاً“ کے ترجمے کی تکرار اردو داں قاری کے لئے ذرا بوجھل ہوتی، اس لئے اس کی جگہ شمار یاتی انداز اپنایا گیا۔ ترجمے کو عام فہم اور سلیس بنانے کے لئے اور بھی کچھ مختصر تصرفات کئے گئے ہیں لیکن متن کی رعایت مکمل طور سے ملحوظ رکھی گئی ہے۔ البتہ کہیں کہیں تشریحی حاشیوں کا اضافہ اپنی چیز ہے۔ اس کتاب پر چشم و چراغ خاندان برکات، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کے

گراں قدر حواشی بھی تھے۔ ان کے ترجمے کو تو سین میں کر کے صفحات کے درمیان ہی رکھا گیا تا کہ قاری کو ”تارنگاہ“ کا تسلسل توڑنا پڑے۔ حاشیہ جاتی عبارت کی جانب عام نگاہیں کم ہی اٹھتی ہیں لیکن سطروں کے درمیان رہنے والی عبارت سے نگاہ بچا کر نکل جانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔

سرکار نور نے اس کتاب کے اخیر میں اپنا مبارک سلسلہ نسب بھی تحریر فرمایا ہے۔ پہلے ارادہ تھا کہ اسے کتاب کے شروع میں لے آؤں گا لیکن اب اسی مقدمے میں اسے شامل کیا جا رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس مختصر سی کاوش کو قبول فرمائے اور اس گناہگار کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بحاجہ النبی الامین علیہ اکرم الصلوٰۃ و افضل التسلیم!

ساحل شہسرامی

۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

۱۷ مارچ ۲۰۰۲ء، شنبہ، ایک بجے دن



## سائل شہسرامی — ایک تعارف

- ☆ قلمی نام : سائل شہسرامی (علیگ)
- ☆ نام : ارشاد احمد رضوی
- ☆ ولدیت : جناب اشفاق احمد برکاتی ولد وصی احمد جیبی
- ☆ مستقل پتہ : کاشانہ برکات رضا۔ وصی منزل محلہ مدار دروازہ، شہسرام

821115

E-mail: r.sahil27@gmail.com

ssh127@rediffmail.com

- ☆ تعلیمی نسبتیں : ضیائی، مصباحی، علیگ
- ☆ بیعت طلب : احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری برکاتی قدس سرہ
- ☆ بیعت ارادت : تاج الشریعہ قاضی القضاة علامہ اختر رضا قادری ازہری دام ظلہ
- ☆ اجازت و خلافت : ☆ مخدوم ملت حضرت مولانا سید اویس مصطفیٰ واسطی، بلگرام شریف
- ☆ خلافت : ☆ حضرت مولانا سید سبطین حیدر قادری برکاتی، مارہرہ مطہرہ
- ☆ تعلیمی اسناد : عالمیت، فضیلت، تخصص فی الفقہ الحنفی، قرأت حفص، قرأت سبعہ
- [جامعہ اشرفیہ، مبارک پور] ایم اے، پی ایچ ڈی، عربی [علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ] الہ آباد عربی فارسی بورڈ، بہار مدرسہ بورڈ اور جامعہ اردو کی جملہ اسناد۔

- ☆ تعلیمی اور : ☆ سابق لکچرار و نائب مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
- ☆ رفاہی : ☆ سابق ممبر، مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
- ☆ خدمات : ☆ ایڈیٹر: سالنامہ اہل سنت کی آواز، خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ
- ☆ دینی مجلس شہسرام [ہفت روزہ علمی و دینی نشست] کی ۱۹۹۷ء میں تاسیس



- ☆ زبان دانی : اُردو، عربی، فارسی، ہندی، انگریزی
- ☆ فتاویٰ : تقریباً ایک ہزار فتاویٰ جو فقیہ اعظم ہند علامہ محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی تصدیقات سے مزین ہیں۔
- ☆ مشق سخن : نعت و مناقب - پچاس سے زائد

### تصانیف:

- (۱) خاندان برکات کی علمی اور ادبی خدمات مطبوعہ
- (۲) تبرکات خاندان برکات مطبوعہ
- (۳) تصانیف خاندان برکات مطبوعہ
- (۴) شاہ حقانی کا اردو ترجمہ و تفسیر قرآن - ایک تنقیدی و تحقیقی جائزہ مطبوعہ
- یہ کتاب امین ملت پروفیسر سید محمد امین قادری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی اور شراکت میں تصنیف ہوئی
- (۵) مولانا سید غیاث الدین حسن شریفی رضوی - حیات اور شاعری مطبوعہ
- (۶) تاریخ ولادت نبوی غیر مطبوعہ
- (۷) حضرات محدثین کے اخلاق کریمانہ غیر مطبوعہ
- (۸) خواجہ ہند کی صوفیانہ شاعری غیر مطبوعہ
- (۹) مخدوم سمنانی کے علمی آثار غیر مطبوعہ
- (۱۰) قطب الاقطاب دیوان محمد رشید مصطفیٰ عثمانی - حیات و افکار غیر مطبوعہ
- (۱۱) امام احمد رضا اور شہسرام غیر مطبوعہ
- (۱۲) مفتی اعظم غیر مطبوعہ
- (۱۳) صدر الشریعہ غیر مطبوعہ
- (۱۴) ملک العلماء مطبوعہ
- (۱۵) شدھی تحریک اور حضرت صدر الافاضل غیر مطبوعہ
- (۱۶) حافظ ملت غیر مطبوعہ
- (۱۷) شارح بخاری غیر مطبوعہ

- (۱۸) حضرت صادق شہسرامی - حیات اور شاعری مطبوعہ
- (۱۹) حکیم الاسلام مفتی مظفر احمد قادری برکاتی - حیات اور خدمات مطبوعہ
- (۲۰) متنبتی - ایک خصوصی مطالعہ مطبوعہ
- (۲۱) عرفان عرب (زمانہ جاہلیت سے لے کر دور حاضر تک کے عربی مطبوعہ  
ادب کی تاریخ اور ایم اے عربی کی نصابی نظموں کا اردو ترجمہ)
- (۲۲) مساهمة العلامة فضل حق الخیر آبادی فی الدراسات الاسلامیة غیر مطبوعہ  
والفلسفۃ (پی ایچ ڈی کا عربی مقالہ)
- (۲۳) دائرہ قادریہ - بلگرام شریف مطبوعہ
- (۲۴) صاحب عرس قاسمی مطبوعہ
- (۲۵) اسد العارفین سید شاہ محمد حمزہ عینی قدس سرہ غیر مطبوعہ

### تراجم:

- (۱) کاشف الاستار - اسد العارفین سید شاہ محمد حمزہ عینی مارہروی زیر طبع
- (۲) النور والہیاء لاسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء (۱۳۰۷ھ) زیر طبع
- سراج العارفین سید شاہ ابوالحسن احمد نوری
- (۳) وجود العاشقین - حضرت خواجہ سید محمد بندہ گیسو دراز غیر مطبوعہ
- (۴) منبع الانساب، سید معین الحق، جھونسوی الہ آبادی زیر طبع
- (۵) وفيات الاعلام، سید شاہ خوب اللہ الہ آبادی زیر تکمیل

### مرتببات:

- (۱) مقالات شارح بخاری (۳ جلدیں، تقریباً پندرہ سو صفحات) مطبوعہ
- (۲) اسلام کا نظریہ موت - ملک العلماء علامہ ظفر الدین رضوی مطبوعہ
- (۳) فتاویٰ ملک العلماء مطبوعہ
- (۴) تحفہ حجاز [رد سحر اور دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے اوراد کا مجموعہ] مطبوعہ
- (۵) اوراد قادریہ زیر طبع



## مقالات:

- ۱- آم اور خر بوزے کا مناظرہ۔ صفحات: ۷-۲۳ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ / ۵ ستمبر ۱۹۹۹ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۲- اظہار حقیقت۔ ص ۵-۲۲ رمضان ۱۴۲۳ھ / نومبر ۲۰۰۲ء۔
- ۳- اعضا کی پیوند کاری، صحیفہ مجلس شرعی مبارک پور جلد دوم میں شائع ہوا۔
- ۴- امام احمد رضا اور شہسرام۔ صفحات ۳۱-۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ / ۲۳ اگست ۱۹۹۷ء۔
- ۵- امام اعظم اور علم حدیث (عربی) تقریباً ۵۰ صفحات۔
- ۶- پیکر جمیل [حضور مفتی اعظم قدس سرہ] پیغام رضا، بمبئی میں شائع ہوا۔
- ۷- تاریخ ولادت نبوی۔ ایک تحقیقی جائزہ۔ صفحات ۲۶-۲۸ رمضان ۱۴۱۹ھ / ۱۷ جنوری ۱۹۹۹ء۔ اہل سنت کی آواز ماہرہ مطہرہ کے گوشہ مصطفیٰ جان رحمت ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔
- ۸- تبرکات خاندان برکات۔ صفحات: ۱۲۔ اہل سنت کی آواز میں شائع ہوا۔ کراچی سے کتابچے کی شکل میں بھی شائع ہوا۔
- ۹- جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روایاتی تسلسل اور تقاضے۔ صفحات ۹-۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ / ۱۱ اگست ۱۹۹۵ء۔
- ۱۰- حافظ ملت۔ ایک شخصیاتی تجزیہ۔ صفحات: ۱۰۔ رجب ۱۴۱۶ھ / دسمبر ۱۹۹۵ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۱۱- حافظ ملت کی چند تاثراتی تحریریں۔ صفحات: ۱۳-۱۲ اگست ۱۹۹۹ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۱۲- حافظ ملت کی چند تقریظات۔ صفحات: ۶-۴، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۲۸ اگست ۱۹۹۸ء۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۱۳- حسان پاکستان۔ اعظم چشتی۔ ص ۶-۱۰ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ۔ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۰ء۔ دو شنبہ۔ ماہنامہ اشرفیہ، جام نور وغیرہ میں شائع ہوا۔
- ۱۴- حضرت شارح بخاری کے مناظرے۔ صفحات: ۲۸۔ ماہنامہ کنز الایمان دہلی، شارح بخاری نمبر میں شائع ہوا۔
- ۱۵- حضرت ملک العلماء اور علمائے شہسرام، ماہنامہ جہان رضالاہور، جون ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔
- ۱۶- خاندان برکات کا اجمالی تعارف۔ صفحات: ۳-۵۔ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ / ۵ ستمبر ۲۰۰۰ء۔
- ۱۷- خاندان برکات کی تصانیف۔ ایک نظر میں۔ صفحات ۷-۷۔ کراچی سے کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔
- ۱۸- خواجہ ہند کی صوفیانہ شاعری ۱۲ شوال ۱۴۱۹ھ / ۳۱ جنوری ۱۹۹۹ء یکشنبہ۔ اہل سنت کی آواز کے گوشہ خواجہ غریب نواز ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا۔ صفحات ۳۱۔
- ۱۹- دارالمطالعہ اہل سنت ایک تعارف۔ صفحات ۵-۵۔ کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔
- ۲۰- دینی مدارس میں سائنسی نصاب کی شمولیت۔ صفحات: ۵-۲۹ جون ۱۹۹۳ء۔ علی گڑھ سیمینار میں پیش ہوا اور ماہنامہ تہذیب الاخلاق میں شائع ہوا۔



- ۲۱- ذکر جمیل [حضرت احسن العلماء سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قدس سرہ] سانچہ ارتحال پر تاثراتی تحریر جو اہل سنت کی آواز مارہرہ مطبرہ ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔
- ۲۲- سید الشہد حضرت امام حسین اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ص ۸۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز کے گوشہ غوث اعظم میں شائع ہوا۔
- ۲۳- سامان بخشش میں تذکیر نفس کا پہلو۔ صفحات: ۷-۲۱/ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء جمعہ۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۲۴- شب برات کے فضائل و اعمال۔ صفحات: ۳-۲۵/ شعبان ۱۴۱۹ھ/ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۸ء۔ فولڈر کی شکل میں شائع ہوا۔
- ۲۵- شہمی تحریک۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق علی گڑھ میں شائع ہوا۔
- ۲۶- شعر اشرف۔ بہاروں کا استعارہ۔ ص ۹۔ ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔
- ۲۷- شمالی ہندوستان کی مرکزی قادری خانقاہ۔ خانقاہ برکاتیہ۔ ص ۱۰/ ۲۰۰۷ء۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز مارہرہ مطبرہ میں شائع ہوا۔
- ۲۸- صاحب غیاث الطالبین۔ چشتیت اور قادریت کے حسین سنگم۔ ص ۶-۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/ ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء یکشنبہ۔ ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا۔
- ۲۹- صدر الشریعہ کا باطنی سفر صفحات: ۲۷-۱۹/ صفر ۱۴۱۶ھ/ ۱۹ جولائی ۱۹۹۵ء چہار شنبہ۔ مجلہ صدر الشریعہ۔ حیات و خدمات، گھوسی میں شائع ہوا۔
- ۳۰- صدر الشریعہ کا تعلق ایک ضمیمہ جاتی رسالہ کی روشنی میں۔ صفحات: ۶-۲/ محرم ۱۴۱۶ھ/ ۲ جون ۱۹۹۵ء۔ صدر الشریعہ۔ حیات و خدمات میں شامل ہے۔
- ۳۱- صدر الشریعہ کے عہد کا سیاسی ماحول۔ صفحات: ۱۹۔ صدر الشریعہ۔ حیات و خدمات میں شامل ہے۔
- ۳۲- صدر الشریعہ کی نثر نگاری۔ صفحات: ۵-۱۰/ مارچ ۱۹۹۷ء۔ صدر الشریعہ حیات و خدمات میں شامل ہے۔
- ۳۳- صدر العلماء کے ممتاز شاگرد۔ شارح بخاری۔ ص ۱۹-۲۳/ نومبر ۲۰۰۵ء بدھ۔
- ۳۴- علاج کے لیے انسانی خون کا استعمال، صحیفہ مجلس شرعی جلد دوم مبارک پور میں شائع ہوا۔
- ۳۵- علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمہ کا ایک مکتوب گرامی۔ صفحات: ۳۔ ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا۔
- ۳۶- علامہ فضل حق خیر آبادی اور نظریہ وحدت الوجود، ص ۱۳-۱۴/ ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء دارالعلوم وارشیہ، گومتی نگر لکھنؤ کے علامہ فضل حق خیر آبادی سیمینار میں پیش ہوا۔
- ۳۷- علمائے اہل سنت کی تصنیفی خدمات ۲ صفحے۔ ۲۲/ صفر ۱۴۱۸ھ/ ۲۸ جون ۱۹۹۷ء۔
- ۳۸- عمرانہ قضیے کا شرعی فیصلہ اور مسلمان۔ ص ۱۳-۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۳ جولائی ۲۰۰۵ء بروز بدھ۔ ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا پھر کتابی صورت میں بھی طبع ہوا۔
- ۳۹- غیر اسلامی عصبیت ملی مفاد کے حق میں کتنی مضر ہے؟ ص ۵-۲۸/ دسمبر ۲۰۰۵ء، چہار شنبہ۔ ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔



- ۴۰- فقہ و اصول کی تدوین - اسباب و مقاصد، ص ۱۳-۱۴، صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/۲۲ فروری ۲۰۰۷ء۔
- ۴۱- ماہنامہ جام نور، ماہ نور دہلی شائع ہوا۔  
فقیہ اعظم پر مشائخ مارہرہ کا خصوصی فیضان - صفحات: ۴-۵، ربیع النور شریف ۱۴۲۱ھ/۸ جون ۲۰۰۰ء پچھنبہ - شارح بخاری نمبر میں شامل ہے۔
- ۴۲- ماورائیت کا نمائندہ قدسی - ص ۹-۸، شوال ۱۴۲۵ھ/۲۲ نومبر ۲۰۰۴ء - ماہنامہ جام نور دہلی میں شائع ہوا۔
- ۴۳- قرآن کا تصور الہ - ص ۲۱-۹، شوال ۲۶ھ/۱۲ نومبر ۲۰۰۵ء شنبہ - سالنامہ اہل سنت کی آواز کے عظمت قرآن نمبر اور ماہنامہ ماہ نور دہلی میں شائع ہوا۔
- ۴۴- محسن اہل سنت [مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ] صفحات ۸- کنز الایمان دہلی کے شارح بخاری نمبر میں شائع ہوا۔
- ۴۵- مخدوم سمنانی کے علمی آثار - صفحات: ۱۳-۱۴، ذوقعدہ ۱۴۱۷ھ/۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء یکشنبہ۔
- ۴۶- ”مرے خواب زندہ ہیں“ پر تبصرہ - ص ۴-۸، شوال ۲۵/۲۲ نومبر ۲۰۰۴ء۔
- ۴۷- مصطفیٰ جان رحمت پیکر - صبر و استقامت، ص ۱۸-۲۸، رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ/۲۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء، یکشنبہ - سالنامہ اہل سنت کی آواز کے گوشہ مصطفیٰ جان رحمت میں شائع ہوا۔
- ۴۸- مفتی اعظم اور رد بدعات و منکرات - انوار مفتی اعظم، مرتبہ: علامہ محمد احمد مصباحی، میں شامل ہے۔
- ۴۹- مفتی اعظم کا وصال - ملت کا ایک عظیم نقصان - صفحات: ۹-۔
- ۵۰- مفتی اعظم کے مرشد برحق - مشمولہ جہان مفتی اعظم ممبئی - ص ۱۷-۲۳، شوال ۱۴۲۲ھ/۲۶ نومبر ۲۰۰۵ء شنبہ۔
- ۵۱- موسیٰ طور رضا [حکیم اہل سنت محمد موسیٰ چشتی امرتسری] [م ۱۹۹۹ء] صفحات ۹- تحریر ۱۷ جمادی الاولیٰ - ماہنامہ جہان رضالاہور میں شائع ہوا۔
- ۵۲- نصاب مطالعہ - ایک تحریک، ایک تشکیل - ۳ صفحے۔
- ۵۳- نعت اور غزل کا سحر طراز شاعر شبنم کمالی - ص ۷-۵، رجب ۱۴۲۱ھ/۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء - کئی رسائل میں شائع ہوا۔
- ۵۴- یادگار سلف مولانا سید ظہیر احمد زیدی - ص ۲-۳، جولائی ۲۰۰۲ء۔
- نوٹ:- میرے سارے علمی ذخیرے یکجانہ ہونے کی وجہ سے ابھی یہ فہرست ناقص ہے۔



# سند الخلافۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
سُحَّدَاہُ وَصَلَّى عَلَیْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

دَرَگاہِ بَیْکَسْ پِنَاہ

خَانِقَاہِ عَالِیَہِ بَرَکَاتِیَہِ مَارِہِ کَاشِرَہِ صُنْعِ اَیْہِہِ

اَمَّا بَعْدُ !

فقیر سید شاہ محمد یحییٰ حسن عرف اچھے صاحب قادری برکاتی نواری  
سجادہ نشین آستان عالیہ برکاتیہ مارہہ شریف۔ ابن سید شاہ محمود حسن صاحب مروت۔ ابن حضرت سیدنا شاہ  
حامد صاحب قدس سرہ۔ ابن حضرت سیدنا شاہ محمد باقر صاحب قدس سرہ۔ ابن حضرت سیدنا شاہ اولاد  
رسول صاحب قدس سرہ۔ ابن حضرت سیدنا شاہ ال برکات سحرے میاں صفا قدس سرہ۔ ابن حضرت سیدنا  
شاہ حمزہ صفا قدس سرہ۔ ابن حضرت سیدنا شاہ ال محمد صفا قدس سرہ۔ ابن صاحب البرکات حضرت سیدنا شاہ  
برکت اللہ صاحب قدس سرہ۔ کو جو اجازتیں اور خلافتیں تمام سلاسل عالیہ قادریہ برکاتیہ احمدیہ قدیمیہ جدیدیہ  
مشرقیہ و مولائی سلطان المشائخ سیدنا شاہ مہدی حسن صاحب قدس سرہ جد محترم حضرت سیدنا شاہ  
حامد صاحب قدس سرہ۔ عم محترم تاج المشائخ سیدنا شاہ اولاد بیچھ میاں قدس سرہ سے حاصل ہیں  
آج مورخہ 9 اپریل 2011ء کو اپنے عزیز سید غلام محی الدین بک سیدنا ابن سید محمد علی صاحب  
ساکن راجستھان نئی دہلی۔ ان تمام مذکورہ اجازتوں اور خلافتوں سے مشرف و مجاز کرتا ہوں تاکہ یہ سلسلہ عالیہ برکاتیہ  
عالیہ قادریہ برکاتیہ۔ ان تمام مذکورہ اجازتوں اور خلافتوں سے مشرف و مجاز کرتا ہوں تاکہ یہ سلسلہ عالیہ برکاتیہ  
کے فیوض و برکات کو عام کر سکیں۔

ربِّ کریم اپنے صبیب رحمتہ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایمان پر استقامت اور اعمال  
حسنہ پر مداومت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین تم آمین۔

دستخط و مہر شریف  
فقیر سید شاہ محمد یحییٰ صاحب قادری برکاتی نواری





## پہلا باب

**قرآن حکیم، کتب حدیث اور اس کے  
متعلقات کی سند اجازت**

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الاسناد قيام الدين والصلاة والسلام على سيدنا محمد سند العاجزين منتهى سلاسل الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه و اوليائه اجمعين آمين آمين اله الحق! آمين!  
حمد و صلاۃ کے بعد فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے:

(مولائے کریم اسے ظاہری اور باطنی نور سے سرفراز فرمائے) یہ رسالہ (النور والہباء) بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میری متصل نسبت کے مختلف سلسلوں کے بیان پر مشتمل ہے جسے میں نے تین خوبصورت ابواب پر تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے باب میں قرآن و حدیث کی سندیں ہیں، دوسرے باب میں مسلسلات و مصافحات ہیں اور تیسرا باب طریقت کے سلسلوں پر مشتمل ہے۔

اس رسالہ کی تالیف مکمل ہو جانے کے بعد میں نے اس کا ایسا نام تجویز کیا جس سے اس کے سال تصنیف کا بھی پتہ چل جاتا ہے یعنی النور والہباء لاسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء (۱۳۰۷ھ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہی توفیق ارزانی ہے اور صحیح راستے کی راہنمائی۔ والحمد لله رب العلمین۔

## پہلا باب

قرآن عظیم، کتب حدیث اور اس کے متعلقات کی سندیں باری تعالیٰ کی کتاب قرآن حکیم اور صحیح بخاری شریف کی وہ سند جو ہمارے مرشد اور شیخ (سید شاہ آل رسول احمدی) نے اس غلام کے لئے تحریر فرمائی۔ (مولائے کریم ان سے راضی ہو اور انہیں راضی فرمائے اور جنت الفردوس میں مسکن عطا فرمائے):



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله سيدنا

محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد!

مجھ سے سید ابوالحسین احمد نوری نے کلام الہی اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس بات کی اجازت دی کہ وہ قرآن حکیم اور علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہیں نیز انہیں جامع صحیح بخاری کی اجازت بھی دی۔

### قرآن حکیم کی سند

تلاوت قرآن حکیم کی اجازت میرے استاد مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی

نے اس سلسلہ سند سے عطا کی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، ۳۔ آپ کے صالح اور ثقہ دوست محمد فاضل سندھی، آپ سے شاہ ولی اللہ نے بروایت حفص ۱۱۵۴ھ میں قرآن حکیم کی قرأت کی، ۴۔ شیخ القراء شیخ عبدالخالق (دہلی) بروایت حفص، ۵۔ شیخ بقری بروایت قرأت سبعة، ۶۔ شیخ القراء عبدالرحمن یمنی، ۷۔ شیخ یمنی کو ان دو حضرات سے اجازت ہے (i) اپنے والد ماجد شیخ سجادہ یمنی (ii) والد ماجد کے شاگرد سید شیخ شہاب احمد بن عبدالحق سباطی، ۸۔ شیخ سجادہ یمنی کے استاد شیخ ابونصر طبلای، ۹۔ شیخ الاسلام زکریا، ۱۰۔ (i) شیخ برہان قلقیلی (ii) شیخ رضوان ابو نعیم عقبی، ۱۱۔ ان دونوں حضرات نے قراء اور محدثین کے امام، مختلف روایات کے جامع ابوالخیر محمد بن محمد بن علی بن یوسف معروف بہ امام جزری مصنف ”النشر فی القراءات العشر“ سے روایت کی۔ ۱۲۔ امام جزری کے قرآن حکیم کے بہت سارے سند سلسلے ہیں جنہیں انہوں نے اپنی کتاب ”النشر“ میں بیان فرمایا ہے۔ انہیں سلاسل قرآنی میں ایک مخصوص سلسلہ

ہے جس میں صاحب تیسیر (علامہ دانی) کی جہت سے تلاوت اور صاحب روایات قرآن کرام کا تسلسل موجود ہے۔ اس لئے ہم یہاں اسی سلسلے کے بیان پر اکتفا کریں گے۔  
امام جزری تحریر فرماتے ہیں:

”میں نے علامہ دانی کی تیسیر اور آغاز سے اخیر تک مکمل قرآن حکیم کی تعلیم پانچ صحابہ کرام عالم، قاضی اسلام، شیخ اور امام ابو العباس احمد بن شیخ امام ابو عبد اللہ حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی سے دمشق میں لی، ۱۳۔ آپ کے والد ماجد شیخ اور امام ابو محمد قاسم بن احمد موفق ورقی۔ ۱۲۔ حضرت ورقی کو ان تین بزرگوں سے تعلیم اور اجازت ہے:

(i) ابو العباس شیخ احمد بن علی بن یحییٰ بن عون اللہ الحفصاری (ii) ابو عبد اللہ شیخ محمد بن سعید بن محمد مرادی (iii) ابو عبد اللہ شیخ محمد بن ایوب بن محمد بن لوج عافقی۔ ۱۵۔ ان تینوں بزرگوں کے شیخ ہیں، امام ابو الحسن علی بن محمد بن ہذیل بلنسی۔ ۱۶۔ ابو داؤد شیخ سلیمان بن نجاح۔ ۱۷۔ امام ابو عمرو دانی مصنف تیسیر۔ ۱۸۔ امام قرأت ابو الحسن شیخ طاہر بن غلبون، ۱۹۔ قاری بصرہ ابو الحسن شیخ علی بن محمد بن صالح ہاشمی (ناپینا)، ۲۰۔ ابو العباس شیخ احمد بن سہل اشنانی، ۲۱۔ ابو محمد شیخ عبید بن صباح، ۲۲۔ امام حفص، ۲۳۔ امام عاصم کوفی، ۲۴۔ حضرت امام عاصم نے ان دو بزرگوں سے تعلیم قرآن حاصل کی (i) شیخ ابو عبد الرحمن بن حبیب سلمی (ii) شیخ زہر بن خبیش۔ ۲۵۔ حضرت ابو عبد الرحمن نے ان پانچ صحابہ کرام سے تعلیم حاصل کی (i) امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان (ii) امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب (iii) سیدنا ابی بن کعب (iv) سیدنا زید بن ثابت (v) سیدنا عبد اللہ بن مسعود۔ اور حضرت زہر بن خبیش نے ان دو صحابہ کرام سے (i) امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان (ii) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعیں۔ ۲۶۔ ان تمام صحابہ کرام نے قرآن حکیم کی تعلیم آقائے دو جہاں رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کی۔





## صحیح البخاری کی سند

میرے استاد گرامی حضرت مولانا عبدالعزیز دہلوی نے مجھے (سید شاہ آل رسول احمدی کو) ان مشائخ کے واسطے سے صحیح البخاری کی اجازت مرحمت فرمائی:

- ۱۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی، ۳۔ شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی، ۴۔ شیخ ابراہیم کردی، ۵۔ شیخ احمد قشاشی، ۶۔ شیخ احمد شناوی، ۷۔ شیخ شمس رملی، ۸۔ شیخ زین الدین زکریا، ۹۔ حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی، ۱۰۔ شیخ برہان، ۱۱۔ شیخ ابراہیم تنوخی شامی، ۱۲۔ شیخ احمد حجازی، ۱۳۔ شیخ سراج حسین زبیدی، ۱۴۔ شیخ ابوالوقت سنجری، ۱۵۔ شیخ داؤدی، ۱۶۔ شیخ خموی، ۱۷۔ شیخ قریزی، ۱۸۔ حافظ الحدیث، حجۃ العصر امام محمد بن اسمعیل بخاری قدس سرہ۔ سید آل رسول احمدی

۱۳۳۶

۱۳۳۶



## بعض مسلسلات اور سماعت کی اسناد اجازت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله سيدنا

محمد وآله وصحبه اجمعين۔

اما بعد! میرے (سید شاہ آل رسول احمدی کے) سرور دل اور سکون نگاہ سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بہ میاں صاحب (مولیٰ تعالیٰ) سے اضافی توفیق اور مقبولیت سے ممتاز فرمائے) نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کے کلام مقدس اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس بات کی اجازت دی کہ قرآن حکیم، علم حدیث، صحاح ستہ، موطا امام مالک، مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہیں۔

آں عزیز نے مجھ سے حدیث مسلسل بالاولیۃ اور حدیث مسلسل بالمصافحہ کی بھی سماعت کی اور مصافحہ کیا نیز مجھ سے صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی یہ حدیثیں سماعت کیں:

صحیح بخاری کی یہ دو حدیثیں:

۱۔ حضرت حمیدی، ۲۔ حضرت سفیان، ۳۔ شیخ یحییٰ بن سعید انصاری، ۴۔ شیخ محمد بن ابراہیم تیمی، ۵۔ شیخ علقمہ بن وقاصی قریشی کے بالترتیب سندی سلسلے سے حضرت امام بخاری نے سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث



بیان کی: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر رسول پر یہ حدیث بیان فرمائی کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”سارے عمل تو نیتوں سے ہیں۔ ہر شخص کے لئے وہی مقدر ہے جس کی اس نے نیت کی۔ لہذا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو یا کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہو تو جس کے لئے اس نے ہجرت کی، اسی کی جانب اس کی ہجرت ہوگی یعنی اسے وہی حاصل ہوگا۔“

۱۔ حضرت عبداللہ بن یوسف، ۲۔ حضرت مالک، ۳۔ حضرت ہشام بن عروہ، ۴۔ حضرت عروہ کے سند کی سلسلے سے حضرت امام بخاری نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کبھی وحی آتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے گھنٹیاں بج رہی ہوں۔ یہ کیفیت مجھ پہ سب سے گراں ہوتی ہے۔ جب میں پیغام الہی کو یاد کر لیتا ہوں تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ کبھی فرشتہ، مرد کی شکل میں آکر ہم کلام ہوتا ہے تو میں اس کی باتیں یاد کر لیتا ہوں۔“

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے سخت جاڑے کے زمانے میں حضور پر وحی اترتے ہوئے ملاحظہ کی ہے۔ کیفیت یہ ہوتی تھی کہ نزول وحی کا سلسلہ مختتم ہوتے ہوتے حضور کی جبین نور پسینے سے شرابور ہو جایا کرتی۔“

صحیح مسلم کی حدیث:

حضرت یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے امام مسلم سے حضرت ابوالاحوص کے واسطے

سے یہ حدیث روایت کی اور حضرت ابو بکر بن ابوشیبہ نے بھی حضرت ابوالاحوص کے توسط سے امام مسلم سے یہ حدیث بیان فرمائی۔ حضرت ابوالاحوص، حضرت ابوالخنیف سے اور یہ حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کر دے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر۔“ جب وہ لوٹنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تو نے ان باتوں پر مضبوطی سے عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔“

موطا امام مالک کی حدیث:

حضرت امام مالک نے ۱۔ زید بن اسلم، ۲۔ عطاء بن یسار، ۳۔ ثمر بن سعید، ۴۔ اور حضرت امام اعرج کی سند سے سیدنا ابو ہریرہ کی یہ حدیث بیان فرمائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سورج طلوع ہونے سے پہلے جس نے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے صبح کی نماز پالی اور سورج غروب ہونے سے پہلے جس نے عصر کی ایک رکعت پالی، اس نے عصر کی نماز پالی“ \*

\* نماز عصر کے بارے میں اجماع ہے کہ اگر کسی نے سورج ڈوبنے سے پہلے شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے پہلے سورج ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کر لے، نماز فاسد نہ ہوگی۔ نماز صبح کے بارے میں بھی امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہ کا یہی مذہب ہے مگر احناف کے یہاں یہ حکم نماز فجر سے متعلق نہیں بلکہ دوسری احادیث کی روشنی میں منسوخ ہے یعنی اگر کسی نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز شروع کی لیکن نماز پوری ہونے سے پہلے ہی آفتاب طلوع ہو گیا تو پوری نماز فاسد ہوگئی۔ جسے بعد میں ادا کرنا ہوگا۔ تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے اہل سنت کی کتب شروع حدیث ۱۲۰ ساحل



## سنن ابوداؤد کی حدیث:

امام ابوداؤد سجستانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی نے سیدنا مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ان رجال کے واسطے سے ہم سے بیان فرمائی: ۱۔ عبدالعزیز بن محمد۔ ۲۔ محمد بن عمرو۔ ۳۔ ابوسلمہ۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو بہت دور افتادہ جگہ اختیار فرماتے۔“

## جامع ترمذی کی حدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث محمد بن حمید بن اسمعیل نے ان حضرات کی سند سے امام ترمذی سے بیان فرمائی: ۱۔ حضرت مالک، ۲۔ حضرت اسرائیل، ۳۔ حضرت یوسف بن ابوبردۃ، ۴۔ حضرت ابوبردۃ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: ”غُفْرَانِكَ“ (اللہ! میں تیری مغفرت کا طالب ہوں)

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب حسن \* ہے۔ ہمیں اس حدیث کی صرف یہی سند معلوم ہے: اسرائیل عن یوسف بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ۔

ابوبردۃ بن ابوموسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے۔ اس باب میں صرف حدیث عائشہ ہی معروف ہے۔

\* غریب وہ حدیث ہے جس کے راوی کسی دور میں یا ہر دور میں صرف ایک ہوں۔ اور حسن لذاً وہ حدیث ہے جس کے ضبط میں کچھ کمی ہو، بقیہ صحت کے تمام شرائط پائے جائے ہوں اور اس کی تلافی نہ ہوئی ہو۔ اس لئے غریب حسن وہ حدیث ہوئی جس میں دونوں کے اوصاف پائے جاتے ہوں۔ ۱۲ ساحل





مزاجی ۶، شیخ احمد سبکی، ۷۔ شیخ نجم الدین غیسی، ۸۔ شیخ زکریا انصاری، ۹۔ حافظ الحدیث، علامہ ابن حجر عسقلانی، ۱۰۔ شیخ صلاح الدین مقدسی، ۱۱۔ شیخ علی ابن احمد بخاری، ۱۲۔ شیخ موید طوسی، ۱۳۔ شیخ ابو عبد اللہ فراوی، ۱۴۔ شیخ عبدالغافر فارسی، ۱۵۔ شیخ ابو احمد جلودی، ۱۶۔ شیخ ابوالفتح بن ابراہیم، ۱۷۔ مصنف صحیح مسلم حافظ الحدیث امام ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری (قدست اسرارہم)



## موطا امام مالک کی سند

موطا امام مالک کی اجازت مجھے اپنے شیخ سیدنا آل رسول احمدی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ان واسطوں سے ملی ہے:

۱۔ حضرت محدث عبدالعزیز، ۲۔ ان کے والد ماجد شاہ ولی اللہ ۳۔ شیخ محمد وقد اللہ کی مالکی، ۴۔ ان کے والد ماجد شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی، ۵۔ شیخ ابو عثمان جزائری معروف بہ قدورہ، ۶۔ شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ تیوسی، ۷۔ ان کے والد ماجد شیخ محمد بن عبداللہ، ۸۔ امام محمد بن احمد بن مرزوق الحنفی، ۹۔ ان کے دادا شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن مرزوق الخطیب، ۱۰۔ شیخ محمد بن جابر وادیاشی، ۱۱۔ ابو محمد شیخ عبداللہ بن محمد طالی، ۱۲۔ قاضی ابوالعباس قرطبی، ۱۳۔ شیخ محمد بن عبدالحق، ۱۴۔ شیخ محمد بن فرج، ۱۵۔ شیخ یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ، ۱۶۔ شیخ یحییٰ کے چچیرے دادا عبید اللہ بن یحییٰ، ۱۷۔ شیخ یحییٰ بن یحییٰ بن کثیرہ لیشی، ۱۸۔ دارالہجرۃ (مدینہ منورہ) کے امام ابو عبداللہ امام مالک بن انس اصمعی (قُدَسَتْ اَسْرَارُہُمْ)



## جامع ترمذی کی سند

جامع ترمذی کی اجازت مجھے اپنے شیخ (سید شاہ آل رسول احمدی) رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے ان واسطوں سے پہنچی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز، ۲۔ ان کے والد شاہ ولی اللہ، ۳۔ شیخ ابوطاہر مدنی، ۴۔ ان کے والد شیخ ابراہیم کردی، ۵۔ شیخ سلطان بن احمد مزاحی، ۶۔ شیخ احمد سبکی، ۷۔ شیخ نجم الدین غیظی، ۸۔ شیخ زکریا انصاری، ۹۔ شیخ عزالدین عبدالرحیم، ۱۰۔ شیخ عمر مراغی، ۱۱۔ شیخ فخر الدین بن مراغی، ۱۲۔ شیخ عمر بن طبرزد، ۱۳۔ شیخ عبدالملک کروخی، ۱۴۔ شیخ محمود بن قاسم ازدی وغیرہ، ۱۵۔ شیخ جراحی، ۱۶۔ شیخ محبوبی، ۱۷۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی، قدس سرہ ہم



## سنن نسائی کی سند

ہمارے شیخ و مرشد (سید شاہ آل رسول احمدی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنن نسائی کی اجازت مجھے ان واسطوں سے عنایت فرمائی:

۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ۲۔ ان کے والد شاہ ولی اللہ، ۳۔ آپ کے شیخ ابوطاہر مدنی، ۴۔ آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم کردی، ۵۔ شیخ احمد قشاشی، ۶۔ شیخ احمد ثناوی، ۷۔ شیخ احمد رطلی، ۸۔ شیخ زین الدین زکریا، ۹۔ شیخ عزالدین بن عبدالرحیم، ۱۰۔ شیخ مراغی، ۱۱۔ شیخ فخر الدین بن بخاری، ۱۲۔ شیخ احمد بن محمد لبان، ۱۳۔ شیخ ابو علی حداد، ۱۴۔ قاضی ابونصر کنتار، ۱۵۔ امام ابن السنی، ۱۶۔ امام ابو عبدالرحمن نسائی قدس سرہ ہم



## حسن حصین کی سند

سیدنا شیخ (شاہ آل رسول احمدی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ سند اجازت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسولنا سيدنا



محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - اما بعد!

سید ابوالحسین احمد نوری (اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق اور قبولیت سے ممتاز فرمائے) نے حصن حصین پڑھنے کی مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اس کی اجازت دی جیسے مجھے میرے استاذ معظم مولانا عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت استاذ نے فرمایا: میں نے حصن حصین کی سماعت اپنے بھائی شیخ محمد علی سے کی جو استاذ شیخ ولی اللہ احمد بن شیخ عبدالرحیم دہلوی کے صاحبزادے ہیں۔ شیخ محمد علی کو اس کتاب کی اجازت ان واسطوں سے پہنچی:

- ۱۔ بزرگ استاذ شیخ ولی اللہ دہلوی، ۲۔ شیخ ابوطاہر بن شیخ ابراہیم مدنی، ۳۔ شیخ ابراہیم کردی، ۴۔ شیخ احمد قشاشی، ۵۔ شیخ احمد شناوی، ۶۔ شمس الدین شیخ احمد رملی، ۷۔ زین الدین شیخ زکریا، ۸۔ حافظ الحدیث تقی الدین شیخ محمد بن محمد بن فہد ہاشمی مکی، ۹۔ مصنف کتاب ابوالخیر شیخ محمد بن محمد جزری شافعی قدس سرہ۔



## دلائل الخیرات کی سند

مرشد گرامی، سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر فرمودہ سند اجازت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيدنا

محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین - اما بعد!

مجھ سے سید ابوالحسین احمد نوری نے دلائل الخیرات پڑھنے کی اجازت طلب کی (اللہ تعالیٰ اسے مزید خصوصی توفیق اور مقبولیت سے نوازے) تو میں نے انہیں اس کی اجازت اس سلسلے سے دی، جیسے مجھے میرے استاذ مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی نے عطا کی۔ آپ کا سلسلہ اجازت یہ ہے:

۱۔ حضرت استاذ کے والد ماجد، مرشد اور استاذ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی۔

- ۲۔ شیخ ابو طاہر مدنی، ۳، شیخ احمد نخلی، ۴، سید عبدالرحمن ادیبی معروف بہ محبوب،  
 ۵۔ حضرت محبوب کے والد ماجد شیخ احمد۔ ۶۔ ان کے دادا شیخ محمد، ۷۔ ان کے پردادا  
 شیخ احمد، ۸۔ حضرت مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ



## رسائل شاہ ولی اللہ کی سند

شیخ کریم (سید شاہ آل رسول احمدی) کی تحریر کردہ رسائل ولی اللہ کی سند اجازت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيدنا

محمد وآله واصحابه اجمعين - اما بعد!

سید ابوالحسین احمد نوری نے (اللہ تعالیٰ انہیں مزید درمزید توفیق خیر اور قبول  
 خاص سے سرفراز فرمائے) مجھ سے عالم فاضل مولوی ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ  
 کی کتب مسلسلات وغیرہ جیسے ۱۔ الفضل المبین، ۲۔ الدر الثمین فی مبشرات النبی  
 الامین، ۳۔ النوادر من احادیث سید الاول والاخر کی اجازتیں طلب کیں تو میں نے  
 انہیں ان کی اجازت دی جیسے مجھے میرے استاذ مولانا عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 علیہ نے مرحمت فرمائی تھی۔



## چالیس اسمائے گرامی کی حدیث

فقیر ابوالحسین اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول مکرم پہ درود و سلام بھیجتا ہوا عرض  
 کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اس سے غفور و درگذر کا معاملہ فرمائے) ہمارے جد امجد، آقا و  
 مرشد، مستند پیشوا، ممتاز صاحب فضل و کمال، عرفان الہی سے سرفراز صاحب عمل، آل رسول





مبارک ناموں کے وسیلے سے دعا کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے تعلق سے خائب و خاسر رکھا جبکہ وہ میرے پاس چھ بار آیا اور میں نے ان اسمائے گرامی کے وسیلے سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میرے تعلق سے ان کی بصارتیں سلب کر لیں۔ اس لئے تم بھی ان اسمائے گرامی کے وسیلے سے سارے گناہوں کی مغفرت چاہو پھر اپنی دنیا اور آخرت کی ضرورتوں کے بارے میں رب تبارک و تعالیٰ سے دعا کرو، ان شاء اللہ تمہارا مقصود تمہیں ضرور عطا ہوگا۔ اس لئے کہ یہ وہ چالیس اسماء ہیں جو امت موسوی کے ایام توبہ کے ہم عدد ہیں۔

فقیر نوری عرض کرتا ہے: ہمارے مرشد گرامی نے پھر پوری حدیث بیان فرمائی۔



## حرز یمانی کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله سيدنا

محمد وآله واصحابه اولى الفضل والجاه۔ اما بعد!

ہمارے جد کریم مرشد گرامی مولانا سید شاہ آل رسول احمدی نے (اللہ تعالیٰ

ان کے مبارک مرقد کو روشن رکھے) مجھے دعائے سیفی پڑھنے کی عام اجازت مرحمت

فرمائی جسے میں نے آپ کی زبان مبارک سے اول تا آخر سماعت کیا۔

مرشد گرامی نے فرمایا: مجھے حرز یمانی کی اجازت دو طریقے سے پہنچی:

۱۔ اپنے مرشد و آقا عم محترم حضور سید آل احمد اچھے میاں صاحب مارہروی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے براہ راست مجھے اجازت عطا فرمائی۔

۲۔ دوسری اجازت خاصہ عارف کامل، صاحب زہد و تقویٰ حافظ شاہ علی

حسین مراد آبادی نے بھی مرحمت فرمائی جنہیں ہمارے عم محترم حضور آل احمد اچھے



میاں قدس سرہ سے ان حضرات مشائخ کے توسط سے اجازت حاصل تھی:

۱۔ شاہ علی حسین مراد آبادی، ۲۔ آپ کے شیخ محمد محمود شاہ، ۳۔ شیخ محمود کے مرشد شاہ غلام حسین، ۴۔ شاہ غلام حسین کے شیخ و مرشد قطب العارفین سید آل احمد اچھے میاں قدس سرہ، ہم۔

عم محترم حضور اچھے میاں قدس سرہ کا سلسلہ اجازت یہ ہے:

۱۔ سید شاہ آل احمد اچھے میاں، ۲۔ آپ کے والد ماجد، شیخ و مرشد اسد الواصلین سید شاہ محمد حمزہ، ۳۔ آپ کے مرشد گرامی، والد ماجد سید شاہ آل محمد، ۴۔ آپ کے والد ماجد، شیخ مکرم، قطب العاشقین سید شاہ برکت اللہ، ۵۔ آپ کے والد ماجد مرشد و شیخ سید شاہ محمد اولیس، ۶۔ آپ کے والد ماجد مرشد کریم سید شاہ عبد الجلیل، ۷۔ آپ کے والد ماجد، مرشد گرامی میر سید عبد الواحد بلگرامی، ۸۔ آپ کے مرشد کریم مخدوم شاہ صفی، ۹۔ آپ کے مرشد گرامی شیخ سعد بڑھن، ۱۰۔ شیخ قطب، ۱۱۔ شیخ ابو یزید۔ ۱۲۔ مخدوم حسن، ۱۳۔ الحاج شریف الدین، ۱۴۔ سید محمد بغدادی، ۱۵۔ شیخ الشیوخ، سیدی شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ۱۶۔ سیدنا خواجہ سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاتم النبیین، اکرم الاولین والآخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ اجمعین سے روحانی اجازت کریمہ حاصل تھی۔

ہمارے مشائخ کرام کو حرز یمانی کی اجازت، حضرت شاہ برہان برہانپوری اور امام اجل سید محمد کاپوی قدس سرہا سے بھی حاصل تھی لیکن دونوں حضرات کے اسنادی سلسلے ہمیں نہیں معلوم۔ واللہ تعالیٰ اعلم



## حزب البحر کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے مکرم حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور

دروند زکر کے (فقیر نوری عرض کرتا ہے):

میرے جد امجد، مرشد و آقا سید آل رسول احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے حزب البحر کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے عطا فرمائی:

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی، ۲۔ آپ کے چچا اور شیخ سید آل احمد اچھے میاں صاحب ۳۔ حضور اچھے میاں کے والد ماجد اور مکرم شیخ سید شاہ محمد حمزہ، ۴۔ آپ کے والد ماجد اور مرشد گرامی سید شاہ آل محمد، ۵۔ آپ کے والد ماجد اور گرامی مرشد شاہ برکت اللہ ۶۔ سید مربی بلگرامی، ۷۔ سید عبدالنبی بلگرامی ۸۔ بزرگ ترین سید، کامل ترین آقا میر طیب بلگرامی، ۹۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی۔ ۱۰۔ شیخ عبدالوہاب بن ولی اللہ الحب حنفی قادری شاذلی۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے مکہ معظمہ میں ۹۹۹ھ میں حزب البحر کی قرأت کر کے اجازت حاصل کی۔ ۱۱۔ شیخ اجلان علی بن حسام الدین شہید معروف بہ متقی مکی، ۱۲۔ شیخ احمد رومی معروف بہ نجم، ۱۳۔ حافظ حدیث ابو عمرو شیخ عثمان دیمی جن کی ملاقات کو سیدنا عزرائیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے، ۱۴۔ شمس الدین شیخ محمد بن عماد، ۱۵۔ شیخ ناصر الدین بن ملیق شاذلی، ۱۶۔ شیخ شہاب الدین ملیق شاذلی، ۱۷۔ حضرت شہاب الدین کو شیخ جلیل، تاج الدین احمد بن عطاء اللہ اسکندری اور سیدی شیخ یاقوت حبشی دونوں بزرگوں سے اس دعا کی اجازت حاصل تھی۔ ۱۸۔ ان دونوں حضرات کو شیخ ابوالعباس مرہبی سے اجازت ملی تھی۔ ۱۹۔ آپ کو شیخ مکرم، امام معظم، قطب زماں سیدی سید ابوالحسن علی بن عبداللہ بن عبدالجبار بن تمیم بن حرمز بن حاتم بن قصی بن یوسف حسنی فاطمی شاذلی قدس اللہ سرہ سے اجازت ملی تھی۔ ۲۰۔ سیدنا سید ابوالحسن علی حسنی فاطمی شاذلی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا ایک خاص واقعہ کے وقت خواب میں تلقین فرمائی۔



# دوسرا باب

**مسلسلات، مصافحات**

**اور بعض نوادرات**





## حدیث مسلسل بالاولیۃ \*

ہمارے معزز آقا، شیخ مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حدیث مسلسل بالاولیۃ لیتے کی دو سندیں ہیں۔ ۱۔ ایک شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے واسطے سے اور ۲۔ دوسری شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی جہت سے۔ مرشد گرامی نے مجھے اس کی دو سندیں تحریری طور پر مرحمت فرمائیں جن کی تفصیل یہ ہے:

### شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی سند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد و

آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

مستند پیشوا، مرجع عصر، امام زمانہ، میرے عم محترم، شیخ و مرشد سید آل احمد اچھے میاں صاحب مارہروی قدس سرہ العزیز نے مجھ سے یہ حدیث مسلسل بالاولیۃ لیتے ان واسطوں سے بیان فرمائی۔ یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے آپ سے سماعت کی:

۱۔ پاکباز سردار، متقی پیشوا، پربہیزگار صاحب کمال، ممتاز فاضل، عارف

\* حدیث مسلسل بالاولیۃ، اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اب تک ہر راوی یہ کہے "اول حدیث سمعته منہ" یعنی یہ سب سے پہلی حدیث ہے جو میں نے اپنے فلاں استاذ سے سنی۔ چونکہ ہر راوی کو اس حدیث کے تعلق سے سماعت میں اولیت حاصل ہوتی ہے، اس لئے اسے حدیث مسلسل بالاولیۃ کہتے ہیں۔ ۱۲ سال

باللہ الاحد، سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسینی واسطی۔ ۲۔ سید طفیل محمد اترو لوی۔ ۳۔ مستند پیشوا، ممتاز ترین صاحب فضل و کمال، یگانہ عصر، سید مبارک فخر الدین بلگرامی۔ ۴۔ صاحب علم و عمل شیخ، حاجی حرمین شریفین، حضرت سید مبارک کے استاذ شیخ ابورضا بن شیخ اسمعیل دہلوی جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے نبیرہ ہیں۔ ۵۔ شیخ ابورضا کے دادا، استاذ اور شیخ، افضل الحدیث شیخ عبدالحق دہلوی، ۶۔ صاحب توفیق صالح، شیخ عبد الوہاب بن فتح اللہ بروجی جو سیدی شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ کے فقراء میں ہیں، ۷۔ شیخ کبیر محمد بن ابرام بن علی، ۸۔ حضرت یحییٰ بن علی، امام وجیہ الدین عبدالرحمن بن ابراہیم علوی۔ ۹۔ ان کے شیخ امام ثمس الدین سخاوی (قاہرہ)۔ ۱۰۔ امام سخاوی نے اس حدیث کو محدثین عظام کی کثیر جماعت سے سماعت کیا جن میں علم و عمل کے اعتبار سے سب سے ممتاز شیخ و استاذ، حجت انام، صاحب نقد و نظر، شیخ المشائخ، حافظ حدیث، شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی عسقلانی معروف بہ ابن حجر ہیں، ۱۱۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی یہ حدیث کثیر مشائخ سے سنی جن میں یہ دو حضرات ممتاز ہیں: حافظ الحدیث زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی اور شیخ ثمس الدین ابو عبداللہ محمد احمد تدمری۔ حضرت تدمری نے علامہ ابن حجر سے یہ حدیث روایت کی اور اس کی اجازت بھی دی۔ ۱۲۔ حضرت عراقی اور حضرت تدمری دونوں حضرات نے صدر الدین ابوالفتح محمد بن ابراہیم میدومی سے اجازت پائی۔ یہ پہلی حدیث ہے جس کے بارے میں حضرت عراقی نے فرمایا کہ میں نے حضرت میدومی سے اسے بالمشافہ سنا اور حضرت تدمری نے فرمایا کہ میں نے آپ کے پاس حاضر ہو کر اسے اخذ کیا۔ ۱۳۔ نجیب الدین ابوالفرج شیخ عبداللطیف بن عبدالمعتم حسانی۔ ۱۴۔ حافظ حدیث ابوالفرج شیخ عبدالرحمن بن علی جوزی۔ ۱۵۔ ابوسعید شیخ اسمعیل بن ابوصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری، ۱۶۔ شیخ ابوسعید کے والد ماجد ابوصالح شیخ احمد بن عبدالملک مؤذن۔ ۱۷۔ ابوطاہر شیخ محمد بن محمد شمس زبادی۔ ۱۸۔ ابو حامد شیخ احمد بن محمد بن یحییٰ بن

بلال بن ابی - ۱۹۔ شیخ عبدالرحمن بن بشر بن حکم - ۲۰۔ امام سفیان بن عیینہ - ۲۱۔ حضرت عمر و بن دینار - ۲۲۔ سیدنا ابوقابوس جو سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کے آزاد کردہ تھے - ۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم - ۲۴۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - حضور نے ارشاد فرمایا:

”رحم کرنے والوں پر رحمن تبارک و تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحمت اور مہربانی سے پیش آؤ، آسمان کا مالک تم پر رحم فرمائے گا۔“

(سیدنا آل رسول احمدی قدس سرہ فرماتے ہیں): میں نے یہ حدیث اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک، اپنے بیٹے سید ابوالحسین سے بیان کی (اللہ تعالیٰ اس سے دونوں جہان میں اکرام کا معاملہ فرمائے) یہ پہلی حدیث ہے جو اس نے مجھ سے سماعت کی۔



## شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد و

اله واصحابه اجمعين اما بعد!

(خاتم الاكابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ فرماتے ہیں):

میرے استاذ گرامی، محدثین کے سردار مولانا عبدالعزیز دہلوی نے مذکورہ بالا حدیث مسلسل بالا اولیہ مجھ سے ان راویوں کے توسط سے بیان فرمائی:

۱۔ اپنے والد ماجد، صاحب فضل و منصب مولانا شاہ ولی اللہ محدث

دہلوی - ۲۔ حضرت سید عمر - آپ نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کو یہ حدیث پاک روضہ

نبوی کے مواجہہ شریف میں تعلیم فرمائی - ۳۔ حضرت سید عمر کے جد امجد شیخ عبداللہ بن

سالم بصری - ۴۔ شیخ محیی بن محمد معروف بہ شاوی - ۵۔ شیخ سعید بن ابراہیم جزائری





اسے ہر عیب سے محفوظ رکھے اور ہر آرائش سے آراستہ۔ (حضرت خاتم الاکابر قدس سرہ مزید فرماتے ہیں): میرے پاس اس حدیث کی ایک تیسری سند بھی ہے جو بہت عالی ہے۔ اس کا سلسلہ روایت یہ ہے:

۱۔ علما میں سب سے افضل اور پرہیزگاروں میں سب سے زیادہ پاکباز مولانا احمد حسن صوفی مراد آبادی۔ ۲۔ شیخ ناسک احمد بن محمد دمیاطی معروف بہ ابن عبدالغنی۔ آپ سے حضرت صوفی مراد آبادی نے اہل علم کی بھری محفل میں یہ حدیث مبارک سماعت فرمائی۔ ۳۔ شیخ معمر، محمد بن عبدالعزیز۔ آپ نے حضرت دمیاطی کو اپنی ساری مرویات کی اجازتیں بھی مرحمت فرمائیں۔ ۴۔ شیخ معمر ابوالخیر بن غموس رشیدی۔ آپ نے شیخ محمد کو اپنی ساری مرویات کی اجازت ربیع الاول شریف ۱۰۰۲ھ میں عنایت فرمائی۔ ۵۔ شیخ الاسلام، شرف الدین زکریا بن محمد انصاری۔ ۶۔ خاتم الحفاظ شیخ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی۔ ۷۔ حافظ الحدیث زین الدین ابوالفضل شیخ عبدالرحیم بن حسین عراقی، الخ۔

فقیر ابوالحسین احمد نوری (اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے) عرض کرتا ہے:

اس سند کی بنا پر حافظ الحدیث زین الدین شیخ عراقی اور ہمارے درمیان صرف چھ واسطے ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سند میں حضرت عراقی اور ہمارے درمیان بارہ راوی ہیں اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی سند میں گیارہ واسطے ہیں۔ (اس لئے یہ تیسری سند سب سے عالی ہے) شاید اس حدیث کی پوری دنیا میں یہ سب سے اعلیٰ سند ہے۔ واللہ رب العالمین۔

ابوالحسین مزید کہتا ہے: مجھے اس حدیث کی تحریری اجازت میرے استاذ

گرامی فاضل احمد حسن صوفی مراد آبادی نے عطا فرمائی جبکہ میں ان سے خود بھی سماعت کر چکا تھا۔ وہ سند کے اخیر میں تحریر فرماتے ہیں:

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کے سارے

طُرُق جمع فرمادیئے۔ یہ مسلسل بالاولیۃ حدیثوں میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔  
 علما کی ایک جماعت نے، جس میں حافظ الحدیث شیخ حافظ علی بن حسن بن  
 عسا کر بھی شامل ہیں، اس حدیث شریف کو نظم کیا ہے۔ حضرت ابن عسا کر کہتے ہیں:

۱. بادرالی الخیر یا ذاللب مغتتما ولا تکن عن قلیل الخیر منحوما
  ۲. واشکر لمولاک ما ولاک من نعم فالشکر یستوجب الافضال والکرما
  ۳. وارحم بقلبک خلق اللہ وارعمهم فانما یرحم الرحمن من رحما
۱. اے دانشمند! خیر کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس کی طرف سبقت کر، تھوڑی بھلائی کرنے سے بھی محروم نہ رہ جانا۔

۲. اپنے مولیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ اس لئے کہ شکر، فضل و کرم کا مستحق بنا دیتا ہے۔

۳. مخلوق خدا کا دل سے خیال رکھو اور ان سے نرمی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ جو مہربانی کا معاملہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔

حافظ الحدیث شہاب الدین علامہ احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہ فرماتے ہیں:

۱. ان من یرحم من فی الارض قد جاء نایر حمہ من فی السماء
  ۲. فارحم الخلق جمیعا انما یرحم الرحمن منا الرُحماء
۱. ہمارے پاس صحیح حدیثوں کی یہ روایت پہنچی ہے کہ جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے، آسمان کا مالک اس پر رحم فرماتا ہے۔

۲. اس لئے تم ساری مخلوق خدا پر رحم کرو (کیونکہ اگر تم صرف ہمارے رحم دلوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔  
 حافظ الحدیث علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

۱. ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما وللفقیر اذا یشکولک العدما
۲. فکیف ترحو من الرحمن رحمته فانما یرحم الرحمن من رحما



۱. اگر تم کسی مفلس مسکین پر رحم نہیں کرتے اور فقیر جب تم سے اپنی محتاجی کی شکایت کرتا ہے تو تمہیں اس پر رحم نہیں آتا۔

۲. تو پھر تم رحمن سے اس کی رحمت کی امید کیسے رکھتے ہو؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو صرف رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔

شیخ رضوان محمد بن عقیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

۱. الحب فيك مسلسل بالاول فاصغ ولا تسمع كلام العذل

۲. فارحم عباد الله يا من قد علا من یرحم السفلی یرحم العلی

۱. تیرے اندر محبت کا تسلسل تو ابتدا سے ہے۔ غور سے سن اور نکتہ چینیوں کی باتوں کا دھیان نہ دے۔

۲. سر بلندی سے سرفراز انسان، اللہ کے بندوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کا معاملہ رکھ (اس لئے کہ) جو کمزوروں پر رحم کرتا ہے، بلندی کا مالک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت قاضی زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

من یرحم السفلی یرحم العلی فارحم جمیع الخلق یرحمک الولی

جو کمزوروں پر رحم کرتا ہے، اس پر بلندی کا مالک بھی رحم فرماتا ہے۔ اس لئے تم ساری مخلوق پر رحم کرو، ولی و کار ساز بھی تم پر رحم فرمائے گا۔

حضرت شہاب منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں:

۱. اخلق بمن یظلم ان یظلم وبالذی یرحم ان یرحما

۲. من لم یکن یرحم بالقلب من فی الارض لم یرحم من فی السما

۱. مظلوم اور قابل رحم انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ تا کہ ان پر ظلم نہ ہو بلکہ رحم کا سلوک کیا جائے۔

۲. کیونکہ جو زمین والوں کے ساتھ رحمدلی سے پیش نہیں آتا، آسمان کا مالک بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔



## حدیث مسلسل بالاضافہ \*

حدیث مسلسل بالاضافہ کے بھی دو سلسلہ روایت ہیں:  
 ایک تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے جو تسلسل کے اعتبار سے زیادہ مکمل اور عمدہ ہے۔ ہمارے شیخ محترم (سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ) کی تحریر فرمودہ اس سلسلہ روایت کی سند یہ ہے:

### شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد و

اله واصحبه اجمعين۔ اما بعد!

(مرشد گرامی سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ فرماتے ہیں):

مستند سردار، اپنے زمانے کے بجا اور پیشوا، میرے عم محترم، شیخ و مرشد سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز نے حدیث مسلسل بالاضافہ کو ان راویان کرام کے واسطے سے بیان فرمایا:

۱۔ متقی سردار، پاکیزہ امام، صاحب کمال وزہد، ممتاز فاضل، عارف باللہ  
 الاحد سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد حسینی بلگرامی واسطی۔ ۲۔ سید طفیل محمد اترولوی، ۳۔ مستند  
 پیشوا، ممتاز صاحب فضل و کمال، یگانہ زماں سید مبارک فخر الدین بلگرامی۔ ۴۔ حضرت  
 مبارک کے استاذ و شیخ یکتائے زماں، یگانہ عصر شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث

\* حدیث مسلسل بالاضافہ وہ حدیث ہے جس میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لیکر ہر راوی عمل یہ رہا ہو کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے شاگرد کی کھجور اور پانی سے ضیافت کی اور پھر یہ حدیث ضیافت بیان کی ہو۔ ۱۲۔ ساحل۔

دہلوی۔ ۵۔ آپ کے والد ماجد، استاذ و شیخ افضل المتاخرین شیخ عبدالحق محدث  
دہلوی۔ ۶۔ صاحب زہد و علم شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروہی۔ ۷۔ صاحب علم و عمل  
شیخ محمد بن ابرامیم۔ ۸۔ حافظ الحدیث علامہ شیخ عبدالرحمن بن علی بن دبیج۔ ۹۔ حافظ  
الحدیث شیخ ابوالعباس احمد بن احمد بن عبداللطیف شرجی۔ ۱۰۔ شیخ شمس الدین محمد ابن  
جزری۔ ۱۱۔ شیخ امام علامہ محمد بن محمد بن مسعود گازی نے علامہ جزری سے مشعر حرام \*  
کے پاس یہ حدیث روایت فرمائی۔ ۱۲۔ محمد بن مسعود گازی۔ ۱۳۔ ابوالفضل شیخ  
اسماعیل بن مظفر بن محمد۔ ۱۴۔ ابوالفاخر شیخ عمر بن مظفر روز بھان۔ ۱۵۔ شیخ عبداللہ بن  
محمد بن ساہور۔ ۱۶۔ ابومسعود شیخ سلیمان بن ابراہیم بن محمد۔ ۱۷۔ ابوالمنصور شیخ عبداللہ  
بن عیسیٰ مالکی۔ ۱۸۔ شیخ ابوالحسن صقلی۔ ۱۹۔ شیخ ابوشیبہ احمد بن ابراہیم مخزومی  
عطار۔ ۲۰۔ شیخ جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی۔ ۲۱۔ شیخ نوفل ابن الہاد۔ ۲۲۔ شیخ عبداللہ  
بن میمون قداح۔ ۲۳۔ شیخ امام جعفر بن محمد صادق۔ ۲۴۔ شیخ امام محمد بن علی باقر۔ ۲۵۔  
شیخ امام علی بن حسین زین العابدین۔ ۲۶۔ سیدنا امام حسین بن علی۔ ۲۷۔ سیدنا امیر  
المومنین علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۸۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور نے حضرت مولائے کائنات کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی پانی اور  
کھجور پر ضیافت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”جس نے ایک بندہ مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے حضرت آدم علیہ  
السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو شخص کی ضیافت کی تو گویا حضرت آدم و حوا علیہما  
السلام کی ضیافت کا ثواب پایا اور جس نے تین آدمی کی ضیافت کی تو گویا اس نے  
(سیدنا) جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کی ضیافت کا ثواب حاصل کیا۔

\* مشعر حرام مزدلفہ میں جبل قُوح کو کہتے ہیں جس پر امام وقوف کرتا ہے۔ ۱۲ سال





ابراہیم علوی یمانی۔ آپ نے بہت مشکل سے حضرت مراغی کی قرأت حدیث سماعت فرما کر اجازت مرحمت فرمائی۔ ۱۱۔ آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم علوی یمانی۔ ۱۲۔ فقیہ اسلام شیخ تقی الدین عمر بن علی شعی۔ ۱۳۔ قاضی فخر الدین طبری۔ آپ نے زبید میں اپنے دولت کدے پر یہ حدیث حضرت شعی سے بیان فرمائی۔ ۱۴۔ آپ کے شیخ امام فخر الدین محمد بن محمد بن ابراہیم جزری۔ ۱۵۔ آپ کے شیخ حافظ الحدیث ابوالعلا ہمدانی۔ ۱۶۔ شیخ ابوبکر ہبہ اللہ بن فرج الکاتب معروف بہ ابن ناعت الطویل ہمدانی۔ ۱۷۔ شیخ ابوجعفر محمد بن حسین بن محمد بن ابراہیم صوفی۔ ۱۸۔ شیخ ابوالحسن علی بن حسن واعظ۔ ۱۹۔ ابوشیبہ شیخ احمد بن ابراہیم عطار مخزومی نے مقامِ ردان میں یہ حدیث بیان فرمائی۔ آپ کے بعد اس سلسلہ روایت میں بھی وہی زواۃ ہیں اور وہی متن حدیث ہے جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی روایت میں مذکور ہے۔ البتہ اس روایت میں متن حدیث کے اندر یہ اضافہ بھی موجود ہے:

”اور جس نے چار فرد کی ضیافت کی گویا اس نے توریت، انجیل، زبور اور قرآن حکیم چاروں صحیفے پڑھ لئے اور جس نے پانچ افراد کی ضیافت کی تو گویا اس نے ابتدائے آفرینش سے قیامت تک پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کی اور جس نے چھ افراد کی ضیافت کی تو گویا اس نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل کے ساٹھ افراد غلامی کے بندھن سے آزاد کرائے اور جس نے سات افراد کی ضیافت کی اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند رہیں گے اور جس نے آٹھ افراد کی ضیافت کی، اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے نو افراد کی ضیافت کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان تمام افراد کے شمار سے نیکیاں تحریر فرمائے گا جتنے لوگ ابتدائے خلقت سے قیامت تک اس کے نافرمان رہے اور جس نے دس افراد کی ضیافت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک نماز، روزہ، حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب لکھ دے گا۔“





اور آخرت کا سرمایہ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ ۶۔ شیخ صالح، دینی بھائی، عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی۔ ۷۔ صاحب علم و عمل، شیخ و فاضل محمد بن ابرار محدث یمنی، ۸۔ آپ کے شیخ، امام محدث علامہ وجیہ الدین عبدالرحمن بن علی بن دبیح۔ ۹۔ آپ کے شیخ، زین الدین علامہ ابوالعباس احمد بن احمد بن عبداللطیف محدث شرجی، ۱۰۔ آپ کے شیخ شمس الدین ابوالخیر علامہ محمد بن محمد بن محمد جزری۔ ۱۱۔ شیخ صالح ابوالحسن یوسف سرری۔ ۱۲۔ ابوالثنا شیخ محمود بن علی بغدادی۔ ۱۳۔ شیخ یوسف بن حافظ الحدیث ابوالفرج عبدالرحمن بن علی جوزی بغدادی۔ ۱۴۔ شیخ ابو ہریرہ۔ ۱۵۔ شیخ ابوالفضل محمد بن ناصر بغدادی۔ ۱۶۔ حافظ الحدیث شیخ ابوالغنائم۔ ۱۷۔ شیخ محمد بن علی علوی۔ ۱۸۔ ابوالفضل شیخ محمد بن جعفر خزاعی۔ ۱۹۔ ابوالعباس امام احمد بن محمد بن سعید مطوعی۔ ۲۰۔ ابوعانم شیخ محمد بن محمد بن زکریا۔ ۲۱۔ شیخ محمد بن کامل۔ ۲۲۔ آپ کے والد ماجد شیخ عطار۔ ۲۳۔ شیخ ثابت بنانی۔ ۲۴۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت انس نے فرمایا:

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا تو میں نے آپ کے دست اقدس کو خالص ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور نرم پایا“  
میں (سید شاہ آل رسول احمدی) کہتا ہوں:

میں نے اپنے سرور دل، نور نگاہ سید احمد نوری ابوالحسنین (اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت اور عیب سے اپنی امان میں رکھے) سے مصافحہ کر کے اس حدیث کی روایت کی اور اجازت دی۔ اول و آخر، ظاہر و باطن سب میں ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔



### سند عزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيدنا

محمد وآله واصحبه اجمعين۔ اما بعد!

(سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ فرماتے ہیں:) میرے استاذ گرامی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے حدیث مسلسل بالمصافحہ ان راویان کرام کے واسطے سے بیان فرمائی:

۱۔ شیخ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۲۔ شیخ ابوطاہر۔ ۳۔ شیخ علی احمد نخعی۔ ۴۔ شیخ بابلی۔ ۵۔ شیخ ابوبکر بن اسمعیل۔ ۶۔ شیخ ابراہیم بن عبدالرحمن علقمی۔ ۷۔ ابوالفضل علامہ جلال الدین عبدالرحمن سیوطی۔ ۸۔ شیخ تقی احمد بن محمد بن شمش۔ ۹۔ شیخ ابوطاہر بن الکوئیک۔ ۱۰۔ ابوالفتح شیخ ابراہیم بن علی۔ ۱۱۔ شیخ ابو عبداللہ حونی۔ ۱۲۔ ابوالمجد شیخ محمد بن حسین قزوینی۔ ۱۳۔ شیخ ابوبکر بن ابراہیم شحازی۔ ۱۴۔ شیخ ابوالحسن بن ابوزرعہ۔ ۱۵۔ ابو منصور شیخ عبدالرحمن بن عبداللہ بزازی۔ ۱۶۔ شیخ الملک بن نجید۔ ۱۷۔ ابوالقاسم شیخ عبدان بن حمید منجی۔ ۱۸۔ شیخ عمر بن سعید۔ ۱۹۔ شیخ احمد بن دہقان۔ ۲۰۔ شیخ خلف بن تمیم۔ ۲۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت خلف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ان کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آپ کی عیادت کو حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

”میں نے دست بدست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا تو میں نے کسی ریشم اور حریر کو بھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کف دست سے زیادہ نرم اور ملائم نہ پایا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہمیں بھی آپ اپنے اس کف دست سے مصافحہ کا شرف عطا فرمائیے جن سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ فرمایا ہے۔ پھر ہم سب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ کیا۔ حضرت خلف بن تمیم کہتے ہیں: میں نے حضرت ہریرہؓ سے درخواست کی کہ ہمیں اس دست کرم سے مصافحہ کا

شرف عطا کریں جن سے آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ فرمایا ہے۔ (لغ) اسی طرح ہر راوی نے اپنے مروی عنہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا) (سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ فرماتے ہیں:) میں نے اپنے نورعین سید ابوالحسن احمد نوری معروف بہ میاں صاحب (اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق اور شرف قبول سے ممتاز فرمائے) سے مصافحہ کر کے اس حدیث مسلسل بالمصافحہ کی اجازت دی۔۔۔ اول و آخر، ظاہر و باطن میں ساری حمد اللہ عزوجل ہی کے لئے ہے۔



## چار مصافحے

ہمارے شیخ (سید آل رسول احمدی) رضی اللہ عنہ کی تحریر فرمودہ چار مصافحوں کی سندیں:

### شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيدنا

محمد وآله واصحابه اجمعين۔ اما بعد!

سید ابوالحسن احمد نوری (اللہ تعالیٰ اسے مزید توفیق و قبولیت سے سرفراز فرمائے)

نے مجھ سے مصافحہ جتیبہ، مصافحہ خضریہ، مصافحہ معمریہ اور مصافحہ منامیہ چاروں مصافحے کئے اور ان کی اجازتیں طلب کیں۔ اس لئے میں نے انہیں ان مصافحوں کی اجازتیں دیں جن کی سندیں یہ ہیں:





## مصافحہ جدیہ کی سند

میں (شاہ آل رسول احمدی) نے سید ابوالحسین احمد نوری کو مصافحہ جدیہ کی

اجازت ان واسطوں سے دی:

- ۱۔ استاذی مولانا عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۲۔ ان کے والد ماجد شیخ ولی اللہ
- ۳۔ شیخ ابوطاہر۔ ۴۔ آپ کے والد ماجد شیخ ابراہیم کردی۔ ۵۔ شیخ احمد قشاشی۔ ۶۔ شیخ
- احمد شناوی۔ ۷۔ آپ کے والد ماجد شیخ علی بن عبدالقدوس۔ ۸۔ شیخ عبدالوہاب
- شعراوی (آپ نے اس مصافحہ کا تذکرہ اپنی کتاب لطائف الحسنین میں فرمایا)۔ ۹۔ شیخ
- ابراہیم قیروانی۔ ۱۰۔ شیخ مباوی مکی۔ حضرت شیخ مباوی نے ان بعض جنوں سے مصافحہ
- فرمایا جنہوں نے حضور اکرم، نبی دو عالم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا
- شرف پایا تھا۔

حضرت شعراوی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میرے

درمیان اس سند میں صرف تین واسطے ہیں۔



## مصافحہ جدیہ کی دوسری بہت عالی سند

- ۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۳۔ آپ کے
- والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۴۔ سید عبید اللہ بن عیدروس بن شیخ علی عید
- روسی۔ ۵۔ سید جعفر صادق بن سید مصطفیٰ عیدروسی۔ حضرت عیدروسی فرماتے ہیں:
- ۱۰۹۸ھ میں ایک دن ایک جن نے مجھ سے مصافحہ کیا جس کا نام غانم تھا۔

اس وقت میں عصر کی نماز پڑھ کر اپنے والد کے ساتھ مسجد میں موجود تھا۔ جب میرے والد ماجد کو یہ خبر ہوئی کہ اس جن نے ان اجنبیوں سے کسی سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا ہے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں فرمایا ہے اور جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل تھا تو میرے والد نے اس جن کو حکم دیا کہ مجھ سے مصافحہ کرے۔ اس جن کی عمر سات سو سال سے زائد تھی۔ والحمد للہ۔



## مصافحہ خضریہ کی سند

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے استاذ گرامی شیخ الحدیث عبدالعزیز دہلوی۔ ۳۔ آپ کے والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۴۔ سید عمر بن بنت الشیخ عبداللہ بن سالم بصری مکی۔ آپ نے شاہ ولی اللہ سے مصافحہ فرمایا اور ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا پھر فرمایا کہ مضبوطی سے ہاتھوں کو تھامنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ مجلس نشینی میں تاکید کے ساتھ شریک رہا کریں۔ ۵۔ حضرت بنت الشیخ کے جد امجد شیخ عبداللہ۔ ۶۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان۔ ۷۔ ابو عثمان شیخ سعید بن ابراہیم جزائری معروف بہ قدورہ۔ ۸۔ استاذ القراء شیخ ابوسعید بن احمد قریشی۔ ۹۔ سیدی احمد جی وہرانی۔ ۱۰۔ سیدی سالم تازی۔ ۱۱۔ شیخ صالح زوادی۔ ۱۲۔ صالح فقیہ، اپنے زمانے کے ممتاز حافظ الحدیث سیدی عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عیدروسی۔ ۱۳۔ آپ کے استاذ ابو عبداللہ محمد بن جابر غسانی۔ ۱۴۔ امام ربانی ابو عبداللہ محمد بن علی مراکشی معروف بہ ابن علیوات۔ ۱۵۔ شیخ ابو عبداللہ صدیقی۔ ۱۶۔ ذی علم امام ابو العباس احمد بن البنا۔ ۱۷۔ عارف باللہ شیخ ابو عبداللہ ہزمیری۔ ۱۸۔ سیدنا ابو العباس خضر علیہ علیہم السلام۔ ۱۹۔ سیدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



## مصافحہ بر معمریہ کی سند

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔  
 ۳۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ ۴۔ شیخ ابوطاہر مدنی۔ ۵۔ شیخ احمد نخلی۔ ۶۔ عارف  
 کبیر شیخ تاج الدین ہندی نقشبندی۔ ۷۔ شیخ عبدالرحمن معروف بہ حاجی رمزی۔ ۸۔  
 حافظ الحدیث شیخ علی ادبہی۔ ۹۔ آپ نے شیخ محمود اسفرائینی اور سید امیر علی ہمدانی  
 دونوں حضرات سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ۱۰۔ ان دونوں حضرات نے صحابی  
 رسول سیدنا ابوسعید حبشی صحابی معمر سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ  
 مجھے سرکار دو عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست کرم سے مصافحہ کا  
 اعزاز بخشا۔



## مصافحہ بر منامیہ کی سند

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ ۳۔ شاہ ولی  
 اللہ محدث دہلوی۔ ۴۔ سید عمر بن بنت شیخ عبداللہ بن سالم۔ ۵۔ آپ کے جد امجد شیخ  
 عبداللہ بن سالم۔ ۶۔ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان۔ آپ نے فرمایا:  
 ”جس نے مجھ سے مشابکہ \* کیا، وہ جنت میں جائے گا۔“  
 ۷۔ ابو عثمان شیخ سعید بن ابراہیم جزائری، معروف بہ قدورہ۔ ۸۔ شیخ ابو عثمان  
 مقری۔ ۹۔ سیدی احمد جی دہرانی۔ ۱۰۔ شیخ ابوسالم تازی۔ ۱۱۔ سیدی شیخ صالح زوادی۔  
 ۱۲۔ شیخ عزالدین بن جماعہ۔ ۱۳۔ شیخ محمد شیریں۔ ۱۴۔ شیخ سعد الدین زعفرانی۔ ۱۵۔

\* انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دینے کا نام مشابکہ ہے۔ ۱۲ اساطل



آپ کے والد ماجد شیخ محمود زعفرانی۔ ۱۶۔ شیخ ابو بکر سواسی اور شیخ ناصر الدین علی بن ابو بکر ذوالنون ملیطی۔ ۱۷۔ شیخ محمد بن اسحاق قونوی۔ ۱۸۔ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ ۱۹۔ سیدنا شیخ احمد بن مسعود شداد مقری موصلی۔ ۲۰۔ شیخ علی بن محمد حاجگی باہری۔ ۲۱۔ شیخ ابوالحسن علی باغوزائی۔ آپ نے فرمایا:

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اپنی انگشتان مبارک، میری انگلیوں میں پیوست کر کے ارشاد فرمایا:

”اے علی! مجھ سے مشابکہ کرو۔ اس لئے کہ جس نے مجھ سے مشابکہ کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسی طرح حضور نے سات مرتبہ فرمایا۔ میری انگلیاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک میں پیوست ہی تھیں کہ اسی حالت میں میری نیند کھل گئی۔

شیخ تازی فرماتے ہیں: جو شخص کسی سے حدیث مشابکہ بیان فرمائے، اسے بھی چاہئے کہ یہ جملہ دہرائے: ”شابکنی فمن شابکنی دخل الجنة“  
”مجھ سے مشابکہ کرو کیونکہ جو مجھ سے مشابکہ کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“



## سند تسبیح

فقیر ابوالحسین احمد نوری عرض کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اسے معنوی اور صوری نور سے درخشاں رکھے) مارہرہ مطہرہ میں ہمارے اسلاف کرام قدست اسرارہم کے مزارات کے پاس ۲۷ رذی قعدہ ۱۲۷۵ھ بروز چہار شنبہ زوال آفتاب سے پہلے عارف باللہ مولانا حافظ شاہ علی حسین مراد آبادی نے مجھے سند تسبیح کی اجازت مرحمت فرمائی، ساتھ ہی اپنی تسبیح بھی عنایت کی۔ وہ سند تسبیح یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد و

آله واصحابه اجمعين۔ اما بعد!

مجھ (شاہ علی حسین مراد آبادی) سے سید سند ابوالحسین احمد نوری نے (اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق اور قبولیت سے ممتاز فرمائے آمین!) سند تسبیح کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں ان مشائخ کے توسط سے اس کی اجازت دی:

- ۱۔ شاہ علی حسین مراد آبادی۔ ۲۔ میرے مرشد گرامی اور آقا محمد محمود شاہ۔ ۳۔ ان کے شیخ و مرشد شاہ غلام حسین۔ ۴۔ سید محمد حسین۔ آپ نے شاہ غلام حسین کو اجازت بھی دی اور تسبیح بھی۔ ۵۔ الحاج محمد رفیع الدین۔ آپ نے سید محمد حسین کو اجازت بھی دی اور تسبیح بھی۔ ۶۔ شیخ مکرم مولانا خیر الدین سورتی۔ ۷۔ شیخ محمد حیات۔ ۸۔ شیخ عبداللہ بن سالم۔ ۹۔ شیخ محمد بن سلیمان۔ ۱۰۔ شیخ ابو عثمان جزائری۔ ۱۱۔ شیخ ابو عثمان مقری۔ ۱۲۔ سید احمد حنی۔ ۱۳۔ سید ابو سالم تازی۔ ۱۴۔ شیخ ابو الفرج مراغی۔ ۱۵۔ ابو العباس شیخ احمد بن رواد۔ ۱۶۔ قاضی القضاة مجد الدین محمود بن یعقوب فیروز آبادی۔ ۱۷۔ شیخ جمال الدین یوسف۔ ۱۸۔ شیخ تقی الدین محمد دین علی۔ ۱۹۔ حافظ الحدیث مجد الدین۔ ۲۰۔ شیخ ابو یوسف ابن امام ابو الفرج ابن جوزی۔ ۲۱۔ امام ابو الفرج ابن جوزی۔ ۲۲۔ ابو الفضل شیخ محمد بن ناصر۔ ۲۳۔ آپ کے والد ماجد ابو محمد شیخ عبداللہ بن احمد سمرقندی۔ ۲۴۔ ابو بکر شیخ محمد بن علی سلمی۔ ۲۵۔ ابو نصر شیخ عبدالوہاب بن عبداللہ بن عمر۔ ۲۶۔ ابو الحسن شیخ علی بن حسن بن قاسم صوفی۔ ۲۷۔ شیخ ابو الحسن مالکی۔ ۲۸۔ ابو القاسم شیخ جنید بغدادی۔ ۲۹۔ شیخ سری بن مفلس سقطی۔ ۳۰۔ شیخ معروف کرنی۔ ۳۱۔ شیخ بشر حافی۔ ۳۲۔ شیخ عمر کی۔ ۳۳۔ اولیائے تابعین کے سردار سیدنا امام حسن بصری۔

حضرت عمرؓ کی نے فرمایا: میں نے حضرت حسن بصری سے عرض کی کہ آپ اتنے عظیم دینی وقار کے باوجود اعداد تسبیح کے مطابق تسبیحات پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ہاں! میں یہ تسبیحات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانے سے پڑھتا چلا آ رہا ہوں، اس لئے میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

۱۱۱



# تیسرا باب

## سلاسل طریقت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



## قادری سلسلے

فقیر ابوالحسین احمد نوری عفی عنہ عرض کرتا ہے: مجھے پاکیزہ، معزز اور بلند سلسلہ قادریہ میں پانچ طریقوں سے اجازت حاصل ہے:



### (۱) سلسلۃ الذهب سلسلہ قادریہ جدیدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين۔

عبد ضعیف ابوالحسین احمد نوری معروف بہ میاں صاحب عرض کرتا ہے: (اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مصیبتوں کے دن (قیامت میں) لطف و کرم کا معاملہ فرمائے) میں نے خوبصورت، معزز، بلند، پاکیزہ، مبارک سلسلہ قادریہ میں اپنے شیخ و مرشد، جد امجد، آقا و مولیٰ، مستند پیشوا سید آل رسول احمدی کے دست اقدس پر بیعت کی۔ (اللہ تعالیٰ آپ کی قبر اطہر کو سرمدی نور سے روشن رکھے) آپ نے مجھے اس مقدس سلسلے میں بیعت لینے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی جو ان مشائخ کے واسطے سے آپ تک پہنچا:

۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے چچا\* اور مرشد سید شاہ آل احمد اچھے

\* ہمارے شیخ سید آل رسول احمدی قدس سرہ کو جس طرح اس سلسلے اور دیگر سلاسل کی اجازت اپنے عم محترم حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہ سے حاصل ہے، ویسے ہی اپنے والد ماجد، خوب کامل معزز بزرگ ترین پیشوا سید آل برکات سقرے میاں صاحب مارہروی سے بھی سیدنا شاہ حمزہ سے لے کر اخیر تک کے سارے مشائخ تو سلسلے سے حاصل ہے۔ ہر سلسلے میں اس بات کا خیال رکھا جائے۔ ۱۲ سرکار نور قدس سرہ۔

میاں صاحب مارہروی-۳- سید شاہ حمزہ-۴- سید شاہ آل محمد-۵- سید شاہ برکت اللہ-۶- سید شاہ فضل اللہ کا لپوی-۷- سید شاہ احمد کا لپوی-۸- سید شاہ محمد کا لپوی-۹- جمال الاولیا-۱۰- شیخ ضیا الدین معروف بہ قاضی جیانیتوی-۱۱- شیخ محمد معروف بہ شیخ بھکاری-۱۲- سید ابراہیم ایرجی-۱۳- شیخ بہاء الدین-۱۴- سید احمد جیلانی-۱۵- سید حسن-۱۶- سید موسیٰ-۱۷- سید علی-۱۸- سید محی الدین ابونصر-۱۹- سید ابوصالح-۲۰- سید عبدالرزاق-۲۱- سید السادات، قطب الاقطاب، غوث اعظم سید ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ-۲۲- شیخ ابوسعید مخزومی-۲۳- شیخ ابوالحسن علی بن یوسف قرشی ہکاری-۲۴- شیخ ابوالفرح طرطوسی-۲۵- شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی\* -۲۶- شیخ ابوبکر شبلی-۲۷- شیخ جنید بغدادی-۲۸- شیخ سری سقطی-۲۹- شیخ معروف کرخی-۳۰- امام علی رضا-۳۱- امام موسیٰ کاظم-۳۲- امام جعفر صادق-۳۳- امام محمد باقر-۳۴- امام زین العابدین-۳۵- امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین-۳۶- امیر المؤمنین،

\* ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالواحد اور شیخ شبلی کے درمیان کسی اور شیخ کا واسطہ نہیں لیکن ہمارے مشائخ کے علاوہ دوسرے حضرات کے نزدیک ایک شیخ کا واسطہ ہے۔ ان کے نزدیک ترتیب یوں ہے: ۱- شیخ عبدالواحد، ۲- شیخ عبدالعزیز تمیمی، ۳- شیخ ابوبکر شبلی۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب ”القول الجلیل“ میں مذکور ہے۔ یہی دوسرا بالواسطہ سلسلہ روایت ہمارے مشائخ کے یہاں بھی سلسلہ رزاقیہ میں ملتا ہے۔ اس روایتی اختلاف کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ شیخ عبدالواحد نے حضرت شبلی سے بلا واسطہ بھی اخذ کیا ہے اور اپنے والد کے توسط سے بھی۔ اس لئے کبھی کبھی آپ حذف راوی کے ساتھ بلا واسطہ بھی روایت کر دیا کرتے تھے (کیونکہ بلا واسطہ بھی حضرت شبلی سے اجازت تھی ہی) حدیث کے روایت میں تو اکثر و بیشتر ایسا ہوا کرتا ہے (کہ جب راوی کو مروی عنہ سے بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں طریقوں سے جازت ہوتی ہے تو کبھی بالواسطہ روایت کرتا ہے اور کبھی بلا واسطہ)۔ ۱۲ احمد رضا عفی عنہ



امام المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۳۷۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



## (۲) سلسلہ قادریہ قدیمہ

سلسلہ قادریہ (قدیم) کی اجازت مجھے اپنے شیخ وجد امجد سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ سے ان مشائخ کے واسطے سے پہنچی:

- ۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید شاہ آل احمد۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید شاہ اولیس۔ ۷۔ سید شاہ عبدالجلیل۔ ۸۔ سید میر عبدالواحد بکرامی۔ ۹۔ مخدوم حسین۔ ۱۰۔ مخدوم صفی۔ ۱۱۔ شیخ سعد بڈھن۔ ۱۲۔ شیخ محمد معروف بہ مینا۔ ۱۳۔ شیخ سارنگ۔ ۱۴۔ سید راجو قبال۔ ۱۵۔ سید مخدوم جہانیاں۔ ۱۶۔ شیخ نور الدین علی بن عبداللہ طواشی۔ ۱۷۔ شیخ مجذوب صالح بریدی۔ ۱۸۔ شیخ کمال الدین کونی۔ ۱۹۔ شیخ سعد الدین بن فتوح بغدادی۔ ۲۰۔ سیدنا غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۱۔ شیخ احمد اسود دینوری۔ ۲۲۔ شیخ ممشاد دینوری۔ ۲۳۔ شیخ ابوالعباس نہاوندی۔ ۲۴۔ شیخ عبداللہ خفیف۔ ۲۵۔ خواجہ جنید بغدادی۔ ۲۶۔ خواجہ سری سقطی۔ ۲۷۔ خواجہ معروف کرنی۔ ۲۸۔ خواجہ داؤد طائی۔ ۲۹۔ خواجہ حبیب عجمی۔ ۳۰۔ خواجہ حسن بھری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۱۔ امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۳۲۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



## (۳-۴) سلسلہ قادریہ رزاقیہ

(دو طریقوں سے)

مجھے میرے جد کریم اور مرشد گرامی سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے اس سلسلے کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے عنایت فرمائی:

پہلا سلسلہ: ۱- سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲- آپ کے عم محترم سید شاہ آل احمد اچھے میاں۔ ۳- حضرت اچھے میاں صاحب کے والد ماجد سید شاہ حمزہ۔ ۴- سید اسماعیل مسولوی۔ ۵- سید عبدالرزاق بانسوی۔

دوسرا سلسلہ: ۱- جد کریم سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲- آپ کے استاذ مولانا نور الحق جنہیں مولانا نور کہا جاتا ہے۔ ۳- مولانا نور کے والد ماجد مولانا انوار الحق معروف بہ مولانا انوار۔ ۴- آپ کے والد ماجد مولانا احمد عبدالحق۔ ۵- سید عبدالرزاق بانسوی (اب یہ دونوں سلسلے کچھ دور تک متصل ہیں)۔ ۶- سید عبدالصمد خدا نما احمد آبادی۔ ۷- شیخ ہدایت اللہ خدا نما۔ ۸- شیخ حسین خدا نما۔ ۹- شیخ امان اللہ امانی۔ ۱۰- شیخ ابراہیم بھکری۔ ۱۱- شیخ ابراہیم ملتانی۔ ۱۲- میران سید بخش فرید بھکری۔ ۱۳- شیخ جلال قادری۔ ۱۴- سید محمد۔ ۱۵- شیخ بہاء الدین۔ ۱۶- شیخ ابوالعباس۔ ۱۷- سید حسن۔ ۱۸- شیخ موسیٰ۔ ۱۹- سید علی۔ ۲۰- سید احمد۔ آپ سید محمد بغدادی کے بھائی ہیں۔ ۲۱- سید محمد بن ابوصالح۔ ۲۲- سید اجل عبدالرزاق۔ ۲۳- آپ کے والد ماجد اقطاب کے سردار، محبوبان بارگاہ صمدیت کے پیشوا سید شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۴- شیخ ابوسعید مخزومی۔ ۲۵- شیخ ابوالحسن علی ہکاری۔ ۲۶- شیخ ابوالفرح طرطوسی۔ ۲۷- شیخ عبدالواحد تمیمی۔ ۲۸- شیخ عبدالعزیز تمیمی۔ ۲۹- شیخ ابو بکر شبلی۔ ۳۰- سید الطائفہ جنید بغدادی۔ ۳۱- شیخ سری سقطی۔ ۳۲- شیخ معروف کرنی۔ ۳۳- شیخ

داؤد طائی۔ ۳۲۔ شیخ حبیب عجمی۔ ۳۵۔ خواجہ حسن بصری۔ (حضرت معروف کرخی سے بھی دو شاخیں چلیں۔ ایک تو سیدنا حسن بصری سے ہوتی ہوئی مولائے کائنات تک پہنچتی ہے۔ دوسری شاخ سیدنا امام حسینؑ شہید کربلا سے مولائے کائنات شیر خدا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک پہنچتی ہے۔ دوسری شاخ یہ ہے: ۳۲۔ شیخ معروف کرخی۔ ۳۳۔ سیدنا امام علی رضا۔ ۳۴۔ سیدنا امام موسیٰ کاظم۔ ۳۵۔ سیدنا امام جعفر صادق۔ ۳۶۔ سیدنا امام محمد باقر۔ ۳۷۔ سیدنا امام سجاد علی زین العابدین۔ ۳۸۔ سیدنا امام حسینؑ شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ۳۹/۳۶۔ امیر المومنین، امام المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۴۰/۳۷۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



## (۵) سلسلہ قادریہ منور یہ معمریہ

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے: مجھے اس سلسلے کی اجازت، عارف باللہ حافظ علی حسین مراد آبادی نے ان مشائخ کے توسط سے عنایت فرمائی:

- ۱۔ شیخ علی حسین مراد آبادی۔ ۲۔ شیخ محمد محمود شاہ۔ ۳۔ شاہ غلام حسین۔ ۴۔ شیخ ملاً دریا خان۔ ۵۔ شیخ عبدالکریم۔ ۶۔ شاہ منور۔ ۷۔ شاہ دولہ۔ ۸۔ غوث الثقلین سید ابو محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ ۹۔ شیخ ابوسعید مخزومی۔ ۱۰۔ شیخ ابوالحسن علی بن یوسف قریشی ہنگاری۔ ۱۱۔ شیخ ابوالفرح طرطوسی۔ ۱۲۔ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تیمی۔ ۱۳۔ شیخ شبلی۔ ۱۴۔ شیخ جنید بغدادی۔ ۱۵۔ امام حسن عسکری۔ ۱۶۔ امام علی نقی۔ ۱۷۔ امام محمد تقی۔ ۱۸۔ امام علی رضا۔ ۱۹۔ امام موسیٰ کاظم۔ ۲۰۔ امام جعفر صادق۔ ۲۱۔ امام محمد باقر۔ ۲۲۔ امام علی سجاد۔ ۲۳۔ امام حسینؑ شہید کربلا۔ ۲۴۔ شیر خدا امام علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۵۔ سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے (اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اس سے رحمت و غفران کا معاملہ فرمائے): ”یہ متصل سلسلہ بہت عالی ہے۔ حضرت شاہ دولہ نے کافی طویل عمر پائی۔ کہتے ہیں کہ پانچ سو سال سے زیادہ آپ باحیات رہے اور سیدنا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت بابرکت پائی۔ اکابر سلسلہ سے یہ روایت مسلسل چلی آتی ہے۔ اس سلسلے کا لطیف پہلو یہ ہے کہ اس میں دس ائمہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قیامت تک ان کے برکات سے ہمیں نفع یاب رکھے۔ آمین!



## چشتی سلسلے

فقیر ابوالحسین عرض کرتا ہے: سلسلہ چشتیہ، قدیم اور جدید دونوں کی اجازتیں مجھے حاصل ہیں:



## سلسلہ چشتیہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على رسول الله و اله

واصحابه اجمعين۔ اما بعد!

سب سے کمزور بندہ ابوالحسین احمد نوری معروف بہ میاں صاحب غفی عنہ عرض کرتا ہے کہ مبارک سلسلہ چشتیہ نظامیہ (قدیم) کی اجازت مجھے میرے جد کریم آقا و مرشد سیدنا آل رسول احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان مشائخ کے توسط سے عطا فرمائی: ۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے چچا اور مرشد آل احمد ملقب بہ اچھے

صاحب مارہروی۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ حضور صاحب البرکات  
 سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید شاہ ادیس۔ ۷۔ سید شاہ عبدالجلیل۔ ۸۔ سید میر عبدالواحد  
 بلگرامی۔ ۹۔ مخدوم شاہ حسین۔ ۱۰۔ مخدوم شاہ صفی۔ ۱۱۔ شیخ سعد بڈھن۔ ۱۲۔ شیخ محمد  
 مینا۔ ۱۳۔ شیخ سارنگ۔ ۱۴۔ سید راجو قتال۔ ۱۵۔ سید جلال بخاری معروف بہ مخدوم  
 جہانیاں۔ ۱۶۔ سید نصیر الدین محمود چراغ دہلوی۔ ۱۷۔ سید سلطان نظام الحق والدین  
 محمد بدایونی۔ ۱۸۔ خواجہ فرید الحق والدین گنج شکر۔ ۱۹۔ سید قطب الحق والدین بختیار  
 اوشی کاکی۔ ۲۰۔ ممتاز بزرگ، سلطان ہند، اللہ کے محبوب، وارث نبی خواجہ معین الدین  
 حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۱۔ خواجہ عثمان ہارونی۔ ۲۲۔ الحاج  
 شریف زندنی۔ ۲۳۔ سید مودود چشتی۔ ۲۴۔ آپ کے والد ماجد خواجہ ناصر الدین ابو  
 یوسف بن محمد چشتی (آپ کو یوسف بھی کہا جاتا ہے۔ شاید آپ کا نام بھی یوسف ہے  
 اور آپ کے بیٹے کا نام بھی یوسف ہے۔) اسی لئے آپ کو کبھی نام اور کبھی کنیت سے یاد  
 کرتے ہیں۔) اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے نظائر بہت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 ۱۱۲ احمد رضا غفرلہ۔) ۲۵۔ آپ کے ماموں خواجہ محمد بن ابوالاحمد چشتی۔ ۲۶۔ ان کے والد  
 ماجد خواجہ ابوالاحمد ابدال چشتی۔ ۲۷۔ خواجہ ابوالحق شامی۔ ۲۸۔ خواجہ ممشاد علی  
 دینوری۔ ۲۹۔ خواجہ ہبیرہ بصری (آپ کو ابو ہبیرہ بھی کہتے ہیں ۱۲ احمد رضا  
 غفرلہ۔) ۳۰۔ خواجہ خذیفہ مرعشی (مقعد کے وزن پر مرعش ہے۔ یہ ملک شام میں  
 اٹلا کیہ سے قریب ایک شہر ہے) (قاموس) صاحب منتخب اللغات کو سہو ہوا کہ انہوں  
 نے مرعش کو مرعش سمجھا۔ ۱۱۲ احمد رضا غفرلہ۔) ۳۱۔ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی۔ ۳۲۔  
 خواجہ فضیل بن عیاض۔ ۳۳۔ خواجہ عبدالواحد بن زید۔ ۳۴۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم۔ ۳۵۔ امیر المؤمنین، امام المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۳۶۔  
 سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



## سلسلہ چشتیہ جدیدہ

مجھے اس سلسلے کی اجازت ان مشائخ کے واسطے سے حاصل ہے:

- ۱۔ سیدی وجدی سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید شاہ آل احمد۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ کالپوی۔ ۷۔ سید احمد کالپوی۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیاء۔ ۱۰۔ مخدوم جہانیاں (یہ سید جلال بخاری مخدوم جہانیاں قدس سرہ کے علاوہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں کیونکہ سید جلال بخاری، حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ کے بلا واسطہ خلیفہ و مجاز ہیں جیسا کہ سلسلہ چشتیہ (قدیم) میں گزرا اور یہ مخدوم جہانیاں بہت بعد کے ہیں۔ آپ میں اور حضرت چراغ دہلی میں چھ مشائخ کا واسطہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۱۔ احمد رضا غفرلہ)۔ ۱۱۔ شیخ بہاء الدین۔ ۱۲۔ شیخ سالار بڈھ۔ ۱۳۔ شیخ بہاء الدین جو پوری۔ ۱۴۔ شیخ محمد عیسیٰ۔ ۱۵۔ شیخ فتح اللہ بدایونی۔ ۱۶۔ شیخ صدر الدین۔ ۱۷۔ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ ۱۸۔ محبوب الہی شیخ نظام الدین بدایونی۔ ۱۹۔ شیخ فرید الدین گنج شکر۔ ۲۰۔ قطب دہلی شیخ قطب الدین۔ ۲۱۔ وارث نبی معین الدین حسن اجمیری۔ ۲۲۔ شاہ عثمان ہارونی۔ ۲۳۔ الحاج شریف زندگی۔ ۲۴۔ سید مودود۔ ۲۵۔ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد چشتی۔ ۲۶۔ شیخ محمد بن ابوالاحمد۔ ۲۷۔ شیخ ابوالاحمد ابدال۔ ۲۸۔ شیخ ابوالفتح شامی۔ ۲۹۔ خواجہ ممشاد دینوری۔ ۳۰۔ خواجہ ہبیرہ بصری۔ ۳۱۔ خواجہ حذیفہ مرعشی۔ ۳۲۔ شیخ ابراہیم بن ادہم۔ ۳۳۔ شیخ فضیل بن عیاض۔ ۳۴۔ خواجہ عبدالواحد بن زید۔ ۳۵۔ خواجہ حسن بصری۔ ۳۶۔ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۷۔ سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



## سہروردی سلسلے

ابوالحسین کہتا ہے: اس سلسلے کی بھی دو اجازتیں حاصل ہیں: ۱۔ قدیم۔

۲۔ جدید



## سلسلہ سہروردیہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والصلاة والسلام علی رسولہ و آلہ

واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

گزورترین بندہ سید ابوالحسین غنی عنہ عرض کرتا ہے: میرے دادا اور مرشد سید آل رسول احمدی نے معزز سلسلہ سہروردیہ (قدیم) کی اجازت ان مشائخ عظام کے واسطے سے مرحمت فرمائی:

- ۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید ابوالفضل آل احمد اچھے میاں۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ عینی۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید شاہ ادیس۔ ۷۔ سید میر عبد الواحد بلگرامی۔ ۸۔ مخدوم حسین۔ ۹۔ مخدوم صفی۔ ۱۰۔ مخدوم سعد۔ ۱۱۔ شاہ محمد مینا۔ ۱۲۔ شیخ سارنگ۔ ۱۳۔ سید راجو قتال۔ ۱۴۔ سید جلال بخاری۔ ۱۵۔ شیخ رکن الدین۔ ۱۶۔ شیخ صدر الدین۔ ۱۷۔ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی۔ ۱۸۔ شیخ الشیوخ، امام الفریقین شہاب الحق والدین خواجہ عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۹۔ آپ کے چچا شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی۔ ۲۰۔ شیخ وجیہ الدین ابو حفص عمر۔ ۲۱۔ خواجہ محمد معروف بہ عمویہ۔ ۲۲۔ خواجہ ابوالاحمد اسود دینوری۔ ۲۳۔ خواجہ ممشاد علو دینوری۔ ۲۴۔ سید الطائفہ جنید بغدادی۔ ۲۵۔ شیخ سری سقطی۔



۲۶۔ خواجہ معروف کرخی۔ ۲۷۔ خواجہ داؤد طائی۔ ۲۸۔ شیخ حبیب عجمی۔ ۲۹۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۳۰۔ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ ۳۱۔ سید المرسلین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



## سلسلہ سہروردیہ جدیدہ

ہمارے شیخ مکرم، جد امجد قدس سرہ نے اس سلسلے کی متعدد بار مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کی سند یہ ہے:

۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ سید آل احمد اچھے میاں۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ کالپوی۔ ۷۔ سید احمد کالپوی۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیاء۔ ۱۰۔ شیخ قیام الدین۔ ۱۱۔ شیخ قطب الدین۔ ۱۲۔ شیخ ادھن جونپوری۔ ۱۳۔ شیخ بہاء الدین۔ ۱۴۔ شیخ علاء الدین۔ ۱۵۔ سید راجو قتال۔ حضرت راجو قتال قدس سرہ کے بعد سیدنا سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک وہی مشائخ ہیں جو سلسلہ سہروردیہ (قدیم) میں ذکر ہوئے۔



## نقشبندی سلسلے

(سیدنا سید ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ فرماتے ہیں:) اس سلسلے کے بھی

دو طریق ہیں۔ ۱۔ علویہ۔ ۲۔ صدیقیہ



## سلسلہ نقشبندیہ علویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على رسول الله

واصلحہ اجمعین۔ اما بعد!

کمزور ترین بندہ سید ابوالحسن عرض کرتا ہے (دونوں جہان میں اس سے  
عفو و درگزر کا معاملہ فرمایا جائے): سلسلہ کریمہ، نقشبندیہ علویہ کی اجازت مجھے میرے  
جد و مرشد سید آل رسول احمدی قدس سرہ نے ان مشائخ کے واسطے سے عنایت فرمائی:

- ۱۔ سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ امام اجل شمس الدین سید آل احمد اچھے
- میاں۔ ۳۔ آپ کے والد ماجد سلطان العاشقین سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔
- صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ۔ ۷۔ سید احمد۔ ۸۔ سید محمد
- کالپوی۔ ۹۔ ممتاز ترین بزرگ، معزز پیشوا سید ابوالعلا کبر آبادی معروف بہ سیدنا۔
- ۱۰۔ سید عبداللہ۔ ۱۱۔ سید محمد یحییٰ۔ ۱۲۔ خواجہ محمد عبدالحق۔ ۱۳۔ خواجہ عبید اللہ احرار۔
- ۱۴۔ خواجہ یعقوب چرخئی۔ ۱۵۔ برہان الاصفیاء، خواجہ بہاء الحق والملمۃ والشریحہ والدین
- سیدنا نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۶۔ امیر کمال۔ ۱۷۔ بابا محمد ستاسی۔ ۱۸۔ خواجہ علی
- رامیٹی۔ ۱۹۔ خواجہ محمود ابوالخیر فقوی۔ ۲۰۔ خواجہ عارف ریو کڑی۔ ۲۱۔ خواجہ عبدالحق
- عجد وانی۔ ۲۲۔ خواجہ یوسف ہدانی۔ ۲۳۔ شیخ ابوعلی طوسی فارمدی۔ ۲۴۔ شیخ ابوالقاسم
- گرگانی۔ ۲۵۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی۔ ۲۶۔ خواجہ ابو یزید بسطامی۔ ۲۷۔ بزرگ امام
- جعفر صادق۔ ۲۸۔ آپ کے والد ماجد امام محمد باقر۔ ۲۹۔ امام علی زین
- العابدین۔ ۳۰۔ آپ کے والد ماجد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھوٹے
- نواسے امام حسین شہید کربلا۔ ۳۱۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ حیدر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
- الانور۔ ۳۲۔ سید المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



## سلسلہ نقشبندیہ صدیقیہ

اس سلسلے کی بھی مجھے اپنے جد امجد سے اجازت حاصل ہے۔ سیدنا امام جعفر

صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اس میں بھی وہی مشائخ ہیں جو سلسلہ نقشبندیہ علویہ میں گذرے۔ آپ کے بعد کی سند یہ ہے:

۲۸۔ امام قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۲۹۔ صحابی جلیل سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳۰۔ اولیائے اولین و آخرین میں سب سے افضل، کامل بزرگوں میں یقینی طور سے ممتاز، انبیائے کرام، رسولان عظام علیہم السلام کے بعد انسانوں میں سب سے بہتر، سیدنا عبداللہ بن عثمان عتیق ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۳۱۔ نبی اکرم، رسول دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



## سلسلہ بدیعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله و اله

واصلحہ اجمعین۔ اما بعد!

فقیر ابوالحسین عفی عنہ عرض کرتا ہے: میرے جد امجد اور مرشد گرامی سید آل رسول احمدی قدس سرہ نے سلسلہ بدیعہ مداریہ کی اجازت ان بزرگوں کے وسیلے سے عطا کی:

- ۱۔ حضرت سید آل رسول احمدی۔ ۲۔ حضرت اچھے صاحب۔ ۳۔ سید شاہ حمزہ۔ ۴۔ سید شاہ آل محمد۔ ۵۔ حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ۔ ۶۔ سید فضل اللہ۔ ۷۔ سید احمد۔ ۸۔ سید محمد کالپوی۔ ۹۔ جمال الاولیا۔ ۱۰۔ شیخ قیام الدین۔ ۱۱۔ شیخ قطب الدین۔ ۱۲۔ سید جلال عبدالقادر۔ ۱۳۔ سید مبارک۔ ۱۴۔ سید اجمل۔ ۱۵۔ بزرگ ترین عارف، مکمل ترین ”کامل“ مولانا بدیع الحق والدین مدارکن پوری۔ ۱۶۔ شیخ عبداللہ شامی۔ ۱۷۔ شیخ عبدالاول۔ ۱۸۔ شیخ امین الدین۔ ۱۹۔ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ۲۰۔ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔



## سلسلہ علویہ منامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد و آله

و اصحابه اجمعين۔ اما بعد!

اپنے رب کا ضعیف بندہ سید ابوالحسن عرض کرتا ہے (خدا کرے اس کے ساتھ دونوں جہان میں عفو و کرم کا معاملہ ہو): میرے جد امجد اور مرشد گرامی سیدنا آل رسول احمدی (اللہ تعالیٰ آپ کی قبر اطہر کو اپنے ترمذی نور سے درخشاں رکھے) نے مجھے سلسلہ علویہ منامیہ کی اجازت ان مشائخ کے توسط سے مرحمت فرمائی:

۱۔ سید شاہ آل رسول احمدی۔ ۲۔ آپ کے استاذ گرامی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ ۳۔ امیر المومنین، مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ ۴۔ سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابوالحسن عرض کرتا ہے: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ایک شب خواب میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ سے بیعت لینے کے خواستگار ہوئے۔ سیدنا امیر المومنین نے اپنے دست مبارک کو پھیلا یا اور فاضل ممدوح سے بیعت لی۔

اس خواب کو خود شاہ صاحب نے اپنی بعض تحریروں میں تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ جب یہ روایت بعض رافضیوں کو پہنچی (اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے) تو انہوں نے اپنی عادت کے مطابق اس پر بے ہودہ اعتراضات کئے۔ محدث ممدوح نے ایک مستقل رسالے میں اس کا جواب تحریر فرمایا جو شرح الروایا کے نام سے معروف ہے۔ اس طور سے یہ سلسلہ سند النبیین، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین تک



موصول پہنچتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

یہ چند سلسلے ہیں جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک موصول پہنچتے ہیں۔ اول و آخر، ظاہر و باطن ہر طور سے ساری تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔ یہ آخری تحریر ہوگی جسے ہم اس رسالے میں پیش کرنا چاہتے تھے۔ عزت و جلال والے اللہ کے لئے ساری حمد اور نبوت و رسالت والے آقا پر اور ان کے فضیلت و شرافت والے آل و اصحاب پر درود و سلام ہو۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ اس رسالہ کی تکمیل ۲۴ رزوالحجہ ۱۴۰۷ھ کو ہوئی۔

العبد الضعیف۔ ابوالحسین احمد نوری

اللہ تعالیٰ اسے معنوی اور صوری نور سے منور فرمائے آمین والحمد لله رب العالمین۔



حضرت مصنف علام (اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت رکھے) کے حکم سے اپنے جلیل مولیٰ کا ذلیل بندہ، اس آستانہ عالیہ اور بلند رتبہ درکادنی غلام، عبدالصطفیٰ احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی اس مبارک رسالہ کی نقل و تہیض سے ۱۰ رزی الحجہ ۱۴۰۷ھ کو فارغ ہوا۔ بزرگی اور جلال والا اللہ اپنے اس بندے کا حشر اس کے مشائخ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے خدام کے زمرے میں فرمائے۔ ابتدا اور انتہا میں ساری حمد، اللہ عزوجل کے لئے ہے اور سب سے معزز محمد رسول اللہ اور آپ کے ذیشان آل و اصحاب پر درود و سلام۔ آمین والحمد لله رب العالمین۔

## سلطان شیرشاہ سوری پہلی کیشنز، شہسرام

کے زیر اہتمام عنقریب منظر عام پر آنے والی کتابیں



☆ عرفان عرب: مصنف: علامہ سائل مہسراوی [علیگ]

عربی ادب کی تاریخ پر اردو زبان میں متعدد کتابیں موجود ہیں۔ بعض کتابیں ترجمہ ہوئیں جیسے احمد حسن زیات کی تاریخ الادب العربی اور شوقی ضیف کی کتابوں کے اردو تراجم سامنے آئے۔ پروفیسر عبدالحلیم ندوی کی تاریخ ادب عربی کئی جلدوں میں موجود ہے لیکن عرفان عرب کے مصنف نے صرف ایک جلد میں اختصار کے ساتھ وہ سارے ذیلی مباحث سمیٹ دئے ہیں جن کی عربی ادب کی تاریخ کے ایک طالب علم کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ زمانہ جاہلیت سے لے کر دور جدید تک عربی ادب کا عہد بہ عہد جائزہ، ہر عہد کی نثری اور نظمیں خصوصیات کی نشاندہی، ہر دور کے نمائندہ رجال ادب عرب کا اجمالی تعارف اس کتاب میں موجود ہے۔ مصنف نے عہد جدید کے نمائندہ رجال عرب و عجم کے تعارف پر خصوصی توجہ کی ہے۔ ساتھ ہی ایم اے عربی کے نصاب میں شامل شفقری، تاباطشرا، امروہ القیس کنڈی، عدی بن زید، بشر بن ابی حازم اسدی، زہیر بن ابی سلگی، ربیعہ بن مقروم، مہم بن نویرہ، ابو نواس، ابو العتہبہ، ابو تمام، سحری، ابن المعتز، تہمتی، ابو فراس حمدانی، ابو العلاء معری، محمود سامی بارودی، اسماعیل صبری، حافظ ابراہیم، احمد شوقی، معروف رصافی، خلیل مطران، ایلیا ابوماضی کی ۲۳ عربی نظموں کے متن کے ساتھ تشریحی ترجمے، ابتدا میں شاعر کا خصوصی تعارف، نظم کا تاریخی پس منظر اور اس کی خصوصیات بھی درج ہیں۔ اس طور سے ”عرفان عرب“ عربی ادب کی تاریخ پر لکھی جانے والی اردو کتابوں میں بالکل منفرد ہے۔ مصنف کے رواں اسلوب اور انوکھی بخت نے اس کو جامعیت کے ساتھ دلکشی بھی دیدی ہے۔

عمدہ کاغذ، جاذب نگاہ گیٹ اپ۔ صفحات: ۵۶۸۔ قیمت ۲۵۰ روپے



☆ متنبتی۔ ایک خصوصی مطالعہ: مصنف: علامہ سائل مہسراوی [علیگ]

عربی شعرا کی صف میں متنبتی اپنی شہرت کے لحاظ سے بے مثل رہا ہے۔ ایک ہزار سال کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن اس کی فنی شہرت کا آوزہ جوں کاتوں برقرار ہے۔ عربی زبان

میں تو مثنوی کے شعر و ادب کے تعارف پر خاصا لٹریچر موجود ہے لیکن اردو زبان بھی اس کے تذکرے سے خالی نہیں۔ جلیل الرحمن اعظمی، ڈاکٹر مسعود انور علوی، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم کی قلمی کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ڈاکٹر ر، بلاشیر کی معروف کتاب کا ترجمہ پروفیسر مختار الدین احمد کے قلم سے منظر عام پر آیا: مثنوی عربوں اور مستشرقین کی نظر میں۔ مثنوی۔ ایک خصوصی مطالعہ کے مصنف نے اختصار کے ساتھ ان طلبہ کی علمی معاونت کی غرض سے یہ کتاب تحریر کی ہے جو مثنوی کو خصوصی مطالعہ کی حیثیت سے ایم اے عربی کے سال اخیر میں منتخب کرتے ہیں۔ اسی لئے اس کتاب میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے ایم اے عربی میں شامل گیارہ نصابی قصائد کا تشریحی ترجمہ مع متن بھی شامل ہے۔ ہر نظم کے ترجمے کے آغاز میں اس کا تاریخی پس منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور سے یہ کتاب ان طلبہ اور ارباب ذوق کے لئے یکساں طور سے مفید ہے جو مثنوی کے فکرو فن کے مطالعہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ کتاب کے چند ذیلی عنوانات یہ ہیں ☆ مثنوی ایک جمالیاتی حکیم شاعر ☆ اخلاق و کردار ☆ مثنوی کے مذہبی رجحانات ☆ مثنوی کی فنی شہرت ☆ شعری محاسن ☆ مثنوی کا آہنگ شاعرانہ ☆ تعبیر کی ندرت اور مضمون آفرینی ☆ امثال و حکم ☆ مثنوی کی شعری جمالیات ☆ مثنوی کے فنی معائب ☆ فارسی ادب پر مثنوی کے اثرات ☆ مثنوی دیا ر مغرب میں ☆ دیوان مثنوی۔ شروع و تراجم۔

عمدہ کاغذ۔ بہترین طباعت، دلکش ٹائٹل۔ صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۱۰۰ روپے



☆ دائرہ قادریہ۔ بلگرام شریف: مصنف: علامہ ساحل فہمرا می [علیگ]

بلگرام شریف آٹھ سو سال سے زیدی سادات کی جلوہ گاہ ہے، جس کی خاک سے سینکڑوں نامور ان فن اور صدر نشینان روحانیت پیدا ہوتے رہے۔ ان میں صاحب العرفان، کاشف الحقیقت حضرت علامہ سید شاہ محمد قادری قدس سرہ بانی دائرہ قادریہ، علم اور روحانیت کی ایک ممتاز شناخت رکھتے ہیں۔ آپ ہی کے پوتے ہیں مشہور ہندوستانی ادیب، محدث اور لغوی حضرت سید مرتضیٰ زبیدی بلگرامی صاحب تاج العروس۔ یہ کتاب اسی دائرہ قادریہ کے بانی سید محمد قادری قدس سرہ اور اس خانقاہ سے متعلق سجادہ نشینان اور اکابر خاندان کا تعارف کراتی ہے۔ اس ذیل میں کثیر اکابرین بلگرام کا تذکرہ آ گیا ہے۔ خاص تعارف ان چھ بزرگوں کا پیش کیا گیا ہے:

- ۱- فاتح بلگرام سید محمد چشتی صاحب الدعوة الصغریٰ۔ ۲- سید شاہ محمد اجمل۔
- ۳- سید محمد قادری۔ ۴- سید لطف اللہ قادری چشتی عرف شاہ لدھا۔ ۵- سید زین العابدین



واسطی۔ ۶۔ سید اویس مصطفیٰ مدظلہ۔ اخیر میں میر عبد الجلیل نامی بلگرامی کی مثنوی امواج الخیال اور علامہ میر غلام علی آزاد بلگرامی کی مثنوی معراج الکمال تکملہ مثنوی امواج الخیال اردو ترجمے کے ساتھ درج ہے۔

مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں مولانا آزاد لائبریری میں موجود کثیر بلگرامی مخطوطات سے استفادہ کیا ہے اور بہت سی روایات، واقعات اور عبارات پہلی بار منظر عام پر آرہی ہیں۔ انہیں میں علامہ آزاد کی مثنوی معراج الکمال بھی ہے جو مخطوطہ کی شکل میں آزاد لائبریری علی گڑھ میں موجود ہے۔ اس طور سے رطب و یابس سے پاک، اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس کتاب کے مضامین کو دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔ ساتھ میں بلگرام شریف کے تاریخی مقامات مساجد اور بزرگوں کے مزارات طیبات کی رنگین تصاویر بھی شامل ہیں۔  
طباعت دیدہ زیب، گیٹ اپ دلکش، صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۱۵۰/۱۵۰ روپے

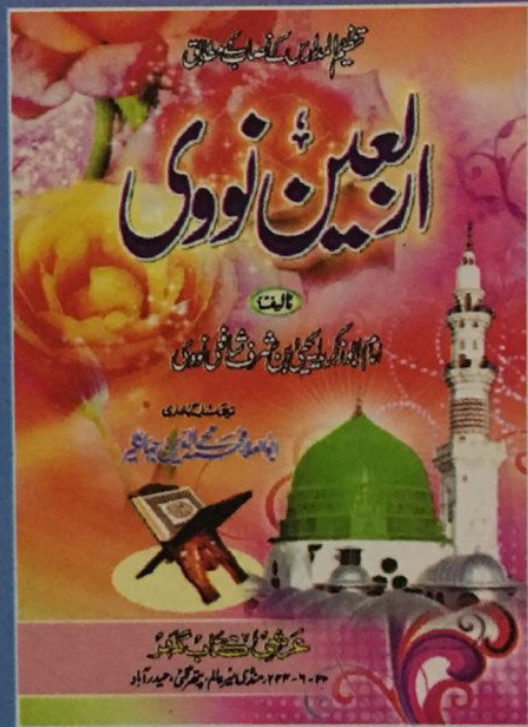
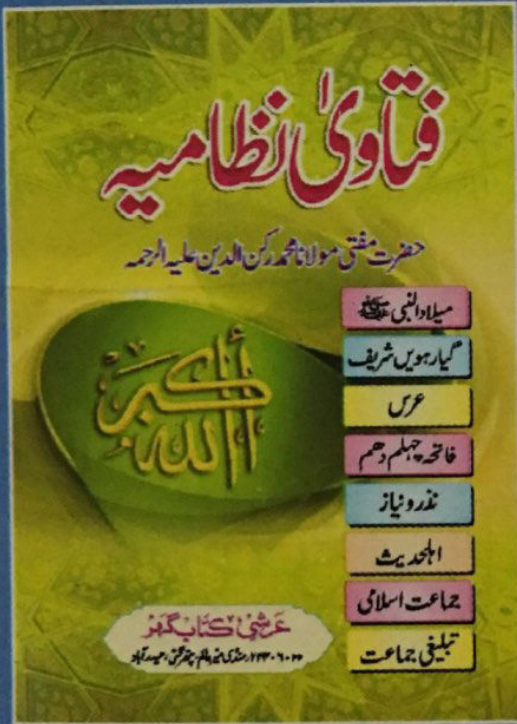
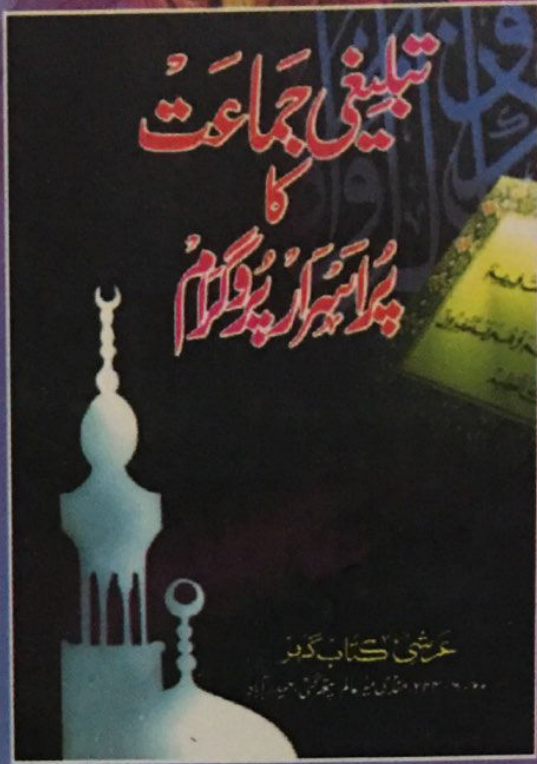
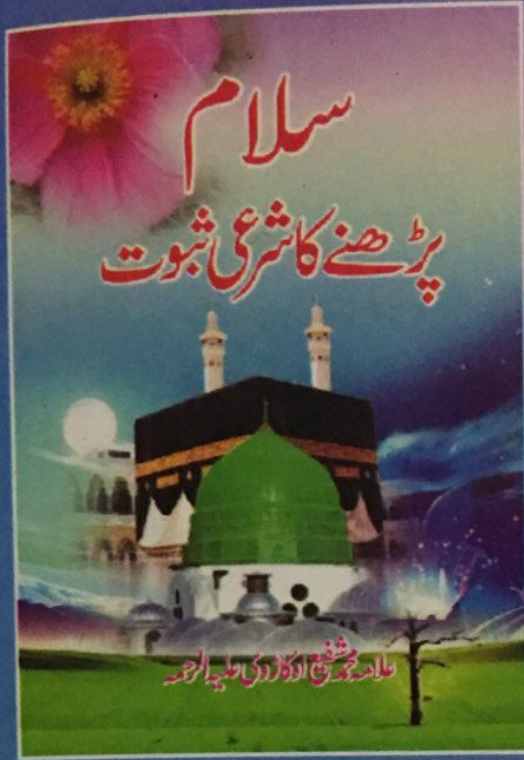


☆ ملک العلماء: مصنف: علامہ ساحل مہسرا [ملک]

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کے ممتاز اور نامور شاگرد اور خلیفہ ملک العلماء علامہ شاہ ظفر الدین قادری رضوی علیہ الرحمہ ستر ۷۰ سے زائد کتابوں کے مصنف اور جملہ مروجہ علوم معقولات و منقولات کے علاوہ علم جفر، علم تفسیر، علم ہیئت و توقيت اور علم فلکیات میں ماہر تھے۔ ان تمام علوم میں آپ کی تصانیف بھی موجود ہیں۔ آپ ہی کے فکرو فن کے تعارف میں علامہ ساحل مہسرا نے متعدد و قیع مقالات سپرد قلم کئے جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے ۲۰۰۶ء میں کتابی صورت میں شائع ہوئے اور ۲۰۰۹ء میں جہان ملک العلماء میں مختلف ابواب کے تحت ان کی اشاعت عمل میں آئی۔ ارباب ذوق اور حضرت ملک العلماء کے نیاز مندوں کے اصرار پر ”ملک العلماء“ کے کراچی ایڈیشن سلطان شیر شاہ سوری پبلی کیشنز، شہسرام شائع کرنے جا رہا ہے۔

۱۔ ملک العلماء۔ ایک جامع کمالات شخصیت۔ ۲۔ ملک العلماء اور ماہرہ مطہرہ۔  
۳۔ ملک العلماء اور علمائے شہسرام۔ ۴۔ ملک العلماء کے چند احباب۔ ۵۔ علم توقيت میں ملک العلماء کے ایک شاگرد علامہ حافظ عبد الرؤف بلہاوی۔ ۶۔ ملک العلماء اور ان کے فتاویٰ۔ ۷۔ ملک العلماء کی ایک تصنیف: اسلامی نظریہ موت۔ ۸۔ ملک العلماء کے صاحبزادے پروفیسر مختار الدین احمد۔ ایک باذوق ادیب۔ ۹۔ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق ملک العلماء کا فتویٰ، جیسے عناوین بر علامہ ساحل مہسرا نے مقالات اس کتاب میں شامل ہیں۔  
عمدہ طباعت، دلکش سرورق، صفحات: ۳۶۰۔ قیمت: ۱۵۰/۱۵۰ روپے





**عرشی کتاب گھر**  
**ARSHI KITAB GHAR**  
 22-6-244, Mandi Mir Alam, Pathar Gathy, Hyd.